چونکہ عروض المفتاح درجۂ مولوی فاضل یونیورسٹی
پنجاب میں داخل تھی لہذا بغرض تسہیل طلبہ جناب فیض مآب المحقق الناقد
المدقق الماجد راس العلماء الراسخین و رئیس الحکماء المحققین جناب مولانا
المولوی السید ظہور حسین صاحب قبلہ لازالت شموس
افاداتہ ساطعۃ و انوار ہدایاتہ طالعۃ مدرس اعلائے مدرسۂ عالیہ
اسلامیہ لکھنؤ نے اوسکا ترجمہ سلیس اردو میں تحریر فرماکر مفتاح العروض
فی حل عروض المفتاح نام رکھا اور سامی مرتبت عالی منزلت مکرم مجید
جناب داروغہ سید محمد صاحب قبلہ مالک تصویر عالم پریس نے حاشیہ پر
اصل عروض المفتاح کو بھی درج کیا تاکہ طالب العلم ایک ہی کتاب سے
دونوں فائدے اوٹھائے اور حقیر سراپا تقصیر سید مجتبی حسن مجتبی کے

اہتمام سے

تصویر عالم پریس لکھنؤ محلہ پاٹا نالہ قریب
امام باڑہ آغا باقر میں طبع ہوا

قیمت ۸ر بدون محصول

اعلان

حقیر سراپا تقصیر نے یہ مطبع مسمی بہ تصویر عالم پریس محض اس غرض سے کھولا ہے
کہ اسمین ہر قسم کا کام طلائی نقرئی سبز اودہ سُرخ سفید اور جو رنگ مطلوب ہون
اور ایک ہی صفحہ پر کئی رنگ ہون طبع ہون اور یہی وجہ ہی جو لوگ ہمارے
مطبع مین کام کرتے ہین وہ سب اچھے کاریگر ہین کیونکہ ہم اجرت بھی اکثر اہل
مطابع سے زیادہ دیتے ہین اور کاتب بھی اوّل درجہ کے خوشنویس موجود
ہین لہذا خدمت مین اون عالی حوصلہ کے گذارش ہے کہ جنکو اپنی تصانیف
بیش بہا اور فرمائشات دلفزا کو اچھے طور سے طبع کرانا ہو بندہ نوازی فرما کے ارسال
فرمائین اگر موافق مطلوب کے نہو گا تو کل روپیہ واپس دینگے - ہان یہ ضروری ہی کہ جس درجہ
عمدہ کام ہوگا ویسی اجرت بھی ہوگی - مثل مشہور ہی کہ جتنا گُڑ ڈالو اوتنا ہی میٹھا ہو -
ہر قسم کی کتابین مثل مرثیہ و سلام و نوحہ جات و کتب ادعیہ و مناظرہ و مصائب و اکثر دینیات و دواوین و مثنویات
و ناول وغیرہ وغیرہ اس مطبع سے دستیاب ہوسکتی ہین اگر مطلوب ہو تو فہرست کلان طلب فرما کے ملاحظہ ہو جو کتاب مطلوب ہو
مہربانی فرما کر طلب فرمائین اور واضح ہو کہ اس مطبع سے نہایت آب و تاب سے ایک رسالہ ۱۵ - ہر ماہ انگریزی کو دو جز کا علاوہ
ٹیٹل کے شائع ہوتا ہی اول جز مین غزلیات شعرای نامی حال کی اور دوسرے جز مین ناول اخلاقی ہوتا ہی سالانہ جسکا
عہ ہین مگر پیشگی محصول روانگی سالانہ ذمہ مالک گلدستہ اور فیس منی آرڈر ذمہ خریدار نمونہ کا پرچہ بدون ۲/
آنے کے وصول مین کسی طرح روانہ نہین ہوتا -

المشتہر
سید مجتبی حسن مجتبی منیجر گلدستہ تصویر عالم و تصویر عالم پریس لکھنؤ پاٹا نالہ متصل امام باڑہ آغا باقر

اسرار احمد آزاد گلشن آف دھرم ددن

چونکہ عروض المفتاح درجۂ مولوی فاضل پنجاب

اینیورسٹی مین داخل تھی لہذا بغرض تسہیل طلبہ جناب فیضمآب المحقق الناقد

المدقق الماجد راس العلماء الراسخین و رئیس الحکماء المحققین جناب مولانا

المولوی السید ظہور الحسن صاحب قبلہ لازالت شموس

افادتہ ساطعۃ و انوار ہدایاتہ طالعۃ مدرس اعلائی مدرسۂ عالیہ

اسلامیہ لکھنؤ نے ترجمہ اوسکا سلیس اردو تحریر فرماکر مفتاح العروض

فی حل عروض المفتاح نام رکھا اور سامی مرتبت عالی منزلت مکرم مجد

جناب داروغہ سید محمد صاحب قبلہ مالک تصویر عالم پریس نے حاشیہ پر

اصل عروض المفتاح کو درج کیا تاکہ طالب العلم ایک ہی کتاب سے

دونون فائدے اوٹھائے اور حقیر سراپا تقصیر سید مجتبی حسن مجتبی کے

اہتمام سے

تصویر عالم پریس لکھنؤ محلہ پاٹا نالہ قریب

امام باڑہ آغا باقر مین طبع ہوا

.. قیمت ۸ / بدون محصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی واسع انعامہ وسابغ افضالہ والصلوٰۃ علی اشرف رسلہ واکرم آلہ
امابعد چونکہ عروض المفتاح سکاکی یونیورسٹی پنجاب کے درجہ مولوی فاضل مین داخل ہی اور طلبہ کو علی العموم اُسکے حل کرنیمین فی الجملہ اشکال ہوا کرتا ہی اسلیے بعض احباب کی فرمائش سے اردو کی عام فہم عبارت مین اُسکا مفصل لکھا گیا اور اُسکا نام مفتاح العروض فی حل عروض المفتاح رکھا اس رسالہ مین اصل کتاب کی ترتیب کا لحاظ نہین کیا گیا اور حتی الامکان اُسکے اشعار استشہادیہ کی بھی توضیح کی گئی ہے اور بعض مقامات پر بعض اشعار اور دیگر مطالب کا بھی اضافہ کیا گیا ہی اور حسب ضرورت اُس کے بعض مطالب کی حواشی مفیدہ کے ساتھ تسہیل بھی کی گئی ہی جسکا حال بعد مطالعہ معلوم ہوگا۔

علم عروض مین تین امرون سے بحث کرنا سزاوار ہی امر اول شعر کی تعریف اور اُسمین دو قول نقل کیے گئے ہین **قول اوّل** یہ کہ شعر سے کلام موزون مقفی مراد ہی **قول دوم** یہ کہ شعر سے محض کلام موزون مراد ہی اور نفس شعر مین تقفیہ (قافیہ کا قصد کرنا) کا اعتبار کرنا لازم نہین ہی بلکہ اوسکا اعتبار کسی امر عارض کی وجہ سے لازم ہوتا ہی جیسے اُسکا مصرع یا قطعہ یا قصیدہ ہونا یا کسی کے التماس سے اُسکا نظم مین التزام کرنا الی غیر ذلک والا تقفیہ کے لیے انتہا موزون کے سوا کوئی محصل نہین

۳

ہین جو شعر کے وقت تکلم مسموع ہونے یا الفاظ سے اُسکے مولف ہونیکے قائم مقام ہی لہذا شعر مین اعتبار تقفیہ کی حاجت نہین ہی اور اُس سے تعرض نہ کرنا سزاوار ہی۔ اور جنلوگون نے کہ حد شعر مین قافیہ کا بھی اعتبار کیا ہی وہ کہتے ہین کہ نفس موزون اُس کلام کی بھی صفت واقع ہو سکتی ہی جو عیب قصور و تطویل سے سالم ہو پس اظہار فرق کے لیے شعر مین قافیہ کا اعتبار کرنا لازم ہوا لیکن یہ قول ضعیف ہی اسلیے کہ شعر مین وزن سے اوسکا ارکان معینہ اور افاعیل مخصوصہ کے مناسب در مساوی ہونا مراد ہی جس سے وزن کے معنی دوم عام ہین اور نثر معتدل پر بھی صادق آتے ہین اور بعض عروضین نے مقام کلام پر لفظ دال علی المعنی کو قائم کیا ہی۔ اور جو شخص کہ اصول نحو کے موافق کلام کرنا چاہے اُسکے لیے اس قید کا اعتبار لازم ہی اور علاوہ برین دلالت کے بواسطہ وضع ہونیکا اعتبار بھی ضروری ہی جیسا کہ تعریف کلمہ مین مذکور ہوتا ہی ورنہ لازم آئیگا کہ قول ذیل سے

الا ان رای الاشعری ابی الحسن — ومتبعیہ فی القبیح وفی الحسن
وان کان منسوبا الی الجہل عن قطی — لرای حقیق بالتامل فاعلمن

مین بیت اول شعر نہو اسلیے کہ اُسپر اُصول نحو کے موافق کلام (مرکب تام) صادق نہین آتا حالانکہ اُسکا شعر ہونا قابل شبہہ نہین ہی اور اسیطرح بیت ثانی کا بھی شعر سے خارج ہونا لازم آئیگا۔ بعد ازان اعتبار وزن مین اہل عروض نے اختلاف کیا ہی پس ایک جماعت نے تحقق شعر مین وزن کے قصد وارادہ متکلم سے صادر ہونے کو شرط کیا ہی اور دوسری جماعت نے اس قید کا اعتبار نہین کیا اور مطلق کلام موزون کو داخل شعر کیا ہی۔ اس جماعت کے قول کی بنا پر ہر متکلم کا شاعر ہونا لازم آتا ہی اسلیے کہ بعد تتبع ہر کلام مین کسی نہ کسی فقرہ کا موزون ہونا معلوم ہوتا ہی مثلاً جبکہ کسی باذنجان فروش سے کہا جاے بکم تبیع الف باذنجانہ (بسکون ہا) اور وہ جواب

دے اسیہا بعشر عدلیات تو یہ دونون قول وزن مخصوص پر واقع ہونگے جبسے اُن دونون کا
بحر سریع کے مصاریع مین داخل ہونا مراد ہی اسلیے کہ اُن دونون کی تقطیع مفاعلن
مفاعلن مفعولن ہوتی ہی اور اسیطرح جبکہ کسی نجار سے کہا جاے ہل تم ذاک الکرسی
اور وہ جواب مین کہے نعم فرغت منہ یوم الجمعہ تو یہ دونون فقرے بھی اوزان شعر مین
داخل ہون گے پس فقرۂ اولی بحر سریع کا مصرع ہی جسکا وزن مستفعلن مفعولن ہی اور
فقرۂ ثانیہ بحر رجز کا مصرع ہی جسکا وزن مفاعلن (مخبون ۱۲) مفاعلن (مخبون ۱۲) مفتعلن (مطوی ۱۲) ہی اور (مقطوع ۱۲) اسیطرح جبکہ کسی
جماعت سے کہا جاے من جاءکم یوم الاحد (بسکون دال) اور وہ جواب دین زید بن
عمرو بن اسد تو فقرۂ اولے کا وزن مستفعلن دوبارا اور ثانیہ کا مستفعلن مفتعلن قرار پائیگا
اور ظاہر ہی کہ ہر متکلم کے شاعر ہونے کا کوئی عاقل منصف ارتکاب نہین کر سکتا پس
راے اول (وزن کا بارادہ متکلم صادر ہونا) اقرب الی الصواب ہی اور اس بنا پر قائل
قصیدہ و قطعہ کا شاعر نہونا لازم نہین آتا اسلیے کہ قلیل کے بدون ارادہ موزون ہونیکو
عقل تجویز کرتی ہی اور اشعار کثیرہ مین یہ احتمال فاسد ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے تین شعرونکے قائل کو شاعر فرمایا ہی اسلیے کہ تین شعرون تک ارادہ نکرنا مستبعد ہے
بنائے علیہ وزن کا بارادہ متکلم متحقق ہونا حد شعر مین داخل ہوا اور بظاہر شیخ حاتمی نے بھی
اسکو اختیار کیا ہی۔ اس بنا پر جس کلام موزون مین تحقق ارادہ مشکوک یا عدم ارادہ معلوم ہو
اسکا شعر کہنا داخل مجاز ہوگا اسلیے کہ وزن دونون مین مشترک ہے۔ اور زجاج نے کلام کے
شعر ہونے مین اسکے منجملہ اوزان عرب ہونیکو بھی شرط کیا ہی لکن اس راے مین اُس کا کوئی
شریک معلوم نہین ہوتا امر دوم وزن شعر کے بیان مین۔ قدماء عروضیین نے محض
اون اوزان کے تتبع کرنے پر اقتصار کیا ہی جو اشعار عرب مین موجود تھے۔ اور اُنپر کسی وزن
کی زیادتی ممتنع نہین ہی پس اشعار عرب کے جملہ اوزان کو خلیل بن احمد نے پندرہ بحرون مین
منحصر کیا ہی جو فقط پانچ دائرون کی طرف راجع ہوتے ہین اور اصول افاعیل آٹھ ہین۔ و

خماسی جیسے فعولن ۔ فاعلن مراد ہو اور سباعی جیسے مفاعیلن ۔ فاعلاتن ۔ مستفعلن
مفاعلتن ۔ متفاعلن ۔ مفعولات مراد ہین لکن مقتضائے صناعت پر نظر کرنیسے دو وزنو
کا زائد کرنا لازم ہوتا ہو اول مس تفع لن جسمین لفظ تفع کا طرفین (مس ولن) سے
دو مقامون (بحر خفیف و مجتث) مین قطع کیا گیا ہو دوم فاع لاتن جسمین فاع کا اُسکے
مابعد (لاتن) سے ایک مقام (بحر مضارع) پر قطع کیا گیا ہو جس کا حال بیان آیندہ سے

اگر فاصلہ صغرے مرکب سمجھا جائے ۱۲ — اگر فاصلہ صغرے مستقل سمجھا جائے ۱۲

معلوم ہو گا ۔ افاعیل مذکورہ کی ترکیب پانچ یا چار قسمون سے خارج نہین ہو سکتی ۔
اول سبب خفیف جس سے وہ دو حرف مراد ہین جنکا حرف دوم ساکن ہو جیسے
فاعلاتن مین فا و تن دوم وتد مجموع جس سے وہ دو حرف متحرک مراد ہین جنکے بعد حرف
ساکن واقع ہو جیسے فاعلاتن مین علا سوم وتد مفروق جس سے وہ دو حرف متحرک مراد
ہین جنکے درمیان حرف ساکن واقع ہو جیسے مفعولات کا لات چہارم فاصلہ صغرے
جس سے وہ تین حرف متحرک مراد ہین جنکے بعد حرف ساکن واقع ہو جیسے مفاعلتن
مین علتن پنجم سبب ثقیل جس سے وہ دو حرف متحرک مراد ہین جنکے بعد حرف ساکن واقع
ہو جیسے فاصلہ صغرے کا نصف اول اسی لیے بعض عروضیین نے فاصلہ صغری کو
سبب ثقیل اور خفیف سے مرکب گردانا ہو اور کبھی تفریعات افاعیل مین ایسا وزن
پنج حرفی واقع ہوتا ہو جسکے پہلے چار حرف متحرک اور پانچوان حرف ساکن ہوتا ہو
جیسے فَعِلَتُن اور بعض عروضیین نے اُسکو سبب ثقیل اور وتد مجموع کی طرف راجع کیا
ہو لکن الوقوف علی القناعۃ جابا ہ ۔

دوائر پنجگانہ مین سے ہر ایک کے لیے خلیل بن احمد نے ایک نام مقرر کیا ہو جسکی تفصیل
حسب ذیل ہو ۔

دائرہ اولی مختلفہ ہو یہ دائرہ تین بحرون کو متضمن ہو اور اسباب و اوتاد کی
پہلا دائرہ ۱۲
موافقت اس دائرہ کا مصرع درج ذیل ہو ۔

عہ سے مرکب ہوتا اور حرف سوم کا اس سے خارج ہونا اور فاصلہ کا تین حرفونسے مرکب ہونا اور چارم کا اس سے خارج

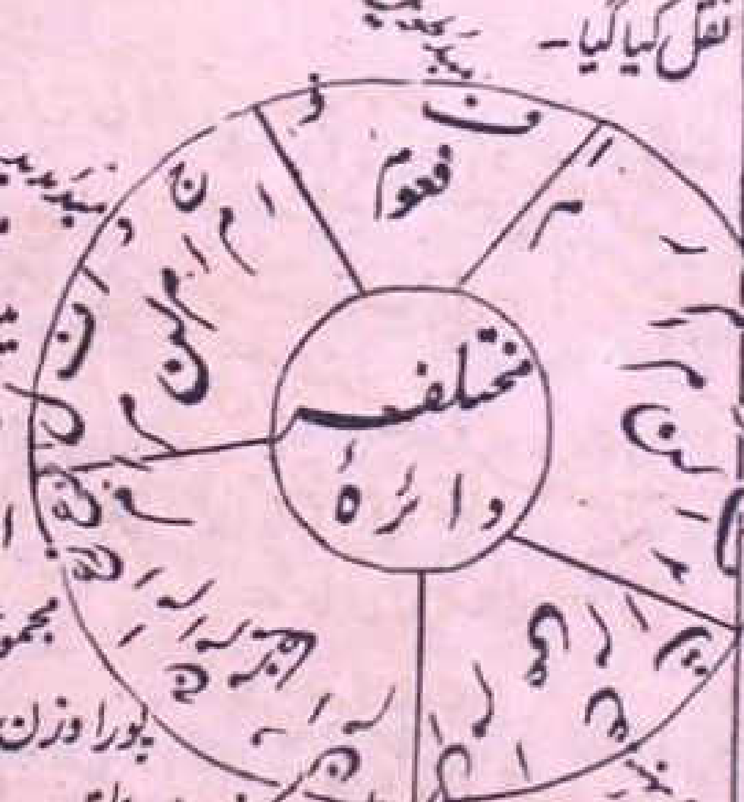
افد جدا قل ربع زع اجدل اغث قدم

اس دائرہ کا پورا وزن فعولن مفاعیلن چار بار ہو۔ اور اسمین میم علامت متحرک اور الف علامت ساکن قرار دی گئی ہو۔

بحر اول طویل ہو جسکی وتد مجموعی (فعو) سے ابتدا کیجاتی ہو اور تمام دورہ کے ساتھ بحر طویل حادث ہوتا ہو۔

دوم مدید ہو جسکے فعولن کے جزو ثانی (لن) سے جو سبب خفیف ہو ابتدا کیجاتی ہو اور تمام دورہ کے بعد مدید حاصل ہوتا ہو جسکا پورا وزن لن مفاعی لن فعولن مفاعی لن فعو چار بار ہو جو فاعلاتن فاعلن چار بار کی طرف منقول ہوا۔

سوم بسیط ہو جسکی مفاعیلن کے سبب اول (عی) سے ابتدا ہوتی ہو اور اسکا پورا وزن عیلن فعولن مفاعی لن فعولن مفا ہوتا ہو جو مستفعلن فاعلن کی طرف نقل کیا گیا۔



دائرہ ثانیہ مفاعلتن مفاعلتن ہو جسکی اصل بیت چھ مرتبہ مین تمام ہوتی ہو اس دائرہ سے دو بحر پیدا ہوتے ہین۔

اول بحر وافر جسکی ابتدا وتد مجموعی (مفا) سے کیجاتی ہو اور اسکا پورا وزن مفاعلتن چھ بار ہو۔

دوم بحر کامل جسکے فاصلہ (علتن) سے ابتدا کی گئی ہو جسکا پورا وزن علتن مفا چھ بار ہو جو متفاعلتن چھ بار کی طرف منقول ہوا اور اس دائرہ کا مصرع بطور سابق درج ذیل ہو۔

٦

رزع انل فرحا فدمرحا جدکرما



کامل دائرہ ثالثہ مفاعیلن چھ بار ہو جسکو مجتلبہ کہتے ہین۔ اس دائرہ سے تین بحر نکلتے ہین۔

اول بحر ہزج جسکی وتد مجموعی (مفا) سے ابتدا کیجاتی ہو جسکا پورا وزن مفاعیلن چھ بار ہو۔

دوم بحر رجز جسکے مفاعیلن کے سبب اول (عی) سے ابتدا کی گئی ہو اور اُسکا پورا وزن عیلن مفا چھ بار ہو جو مستفعلن چھ بار کی طرف منقول ہوا۔

سوم بحر رمل ہو جسکی ابتدا مفاعیلن کے سبب ثانی (لن) سے کیجاتی ہو اور اُسکا پورا وزن لن مفاعی چھ بار ہو جو فاعلاتن کی طرف منقول ہوا۔ اس دائرہ کا مصرع درج ذیل ہو۔

افدجدمراقل رُعُ رَعْ انل سُـدُ قدُ



دائرۂ رابعہ مستفعلن مستفعلن مفعولات ہو جسکو مشتبہہ کہتے ہین یہ دائرہ چھ بحرون کو متضمن ہو۔

اوّل سریع جسکی ابتدا مستفعلن کے سبب اول سے کیجاتی ہو جسکا پورا وزن مستفعلن مستفعلن مفعولات ہو۔

دوم بحر منسرح جسکے رکن دوم کے سبب اول سے ابتدا کیجاتی ہو اور اُسکا پورا وزن مستفعلن مفعولات مستفعلن ہوتا ہو۔

سوم خفیف جسکی ابتدا رکن دوم کے سبب دوم (تف) سے کیجاتی ہو اور اُسکا

پورا وزن تفع لن مفعولات مستفعلن مس ہوتا ہی جو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن کی طرف منقول ہوا۔

چہارم بحر مضارع جسکی رکن دوم کے وتد (علن) سے ابتدا کیجاتی ہی اور اُس کا وزن علن مفعولات مستفعلن مستف ہوتا ہی جو مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن کی طرف منقول ہوا۔

پنجم مقتضب جسکی رکن سوم (مفعولات) کے سبب اول (مف) سے ابتدا کیجاتی ہی اور اُسکا وزن مفعولات مستفعلن مستفعلن ہوتا ہی۔

ششم بحر مجتث جسکی رکن سوم کے سبب دوم (عو) سے ابتدا کیجاتی ہی اور اُسکا وزن عولات مستفعلن مستفعلن مف ہوتا ہی جو مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن کی طرف منقول ہوا۔ اس دائرہ کا مصرع یہ ہی۔

جد مرائل یع زع اغث قد سد عاف



دائرہ خامسہ فعولن آٹھ بار ہی جسکو منفردہ کہتے ہین یہ دائرہ ایک بحر کے ساتھ مخصوص ہی جسکو متقارب کہتے ہین۔ تنبیہہ چونکہ مسائل فن کا جاننا اُسکے مصطلحات کی معرفت پر موقوف ہوتا ہی اور اس فن مین القاب متکثرہ کا اختراع اور اوضاع متنوعہ کا انشا کیا گیا ہی لہذا اس مقام پر ان مصطلحات کا ذکر کرنا ضروری ہی۔



اصول اُن فاعیل اور اُنکے فروع کو جو بعد تغیر حاصل ہوئے ہین جزار شعر کہتے ہین جنکے ساتھ شعر کا وزن کیا جاتا ہے

آخر کے عروض کا مخبون ہونا ۱۲

اور عرب کے یہان اتم اجزا آٹھ ہین جیسے ؎

قفانب کمنذکری حبیبن ومنزلی بسقطل لوی بینذخول فحوملی

اور ایسے شعر کو مثمن کہتے ہین عروض مین درصورت تقطیع محض ملفوظ پر بنا کی جاتی ہو اور غیر ملفوظ کا ثابت کہنا درست نہین ہو۔ اور فک مدغم لازم ہوتا ہے۔ اور کبھی اجزاء بیت چھ ہوتے ہین اور اُسکو مسدس کہتے ہین۔ اور کبھی چار ہوتے ہین اور اُسکو مربع کہتے ہین۔ اور کبھی تین ہوتے ہین اور اُسکو مثلث کہتے ہین اور خلیل کے نزدیک شعر کے دو جز بھی ہو سکتے ہین جسکو مثنی کہتے ہین اور زجاج کے نزدیک ایک جز بھی ہو سکتا ہو اور اُسکو موحد کہتے ہین اور بعض اشعار مین پانچ حرف بھی منقول ہوے ہین اور یہ نادر ہو اس صورت مین بیت کو مخمس کہتے ہین لکن کوئی شعر سات جزون کا منقول نہین ہوا۔ بعد ازان کبھی مثمن اور مسدس اور مربع کی تنصیف کیجاتی ہو اور ہر نصف کو مصرع کہتے ہین پس مصرع اول کے جزو اول کو صدر اور جزو اخیر کو عروض کہتے ہین اور مصرع دوم کے جزو اول کو ابتدا اور جزو اخیر کو ضرب اور عجز کہتے ہین اور مثمن اور مسدس کے باقی اجزا کو حشو کہتے ہین۔ اور مربع مین حشو نہین ہو سکتا اور مثلث کو بعض عروضیین نے تسمیہ اجزا مین مصرع اول کے قائم مقام کیا ہو پس اُسکے جزو اول کا نام صدر اور جزو وسطانی کا نام حشو اور جزو اخیر کا نام عروض رکھا ہو اور بعض آخر نے اُسکو مصرع دوم کے قائم مقام کیا ہو اور اُسکے جزء اول کی ابتدا کے ساتھ اور جزو دوم کی حشو کے ساتھ اور جزو سوم کی ضرب کے ساتھ تعبیر کی ہو۔ اور اسیطرح مثنی کے دونون جزون کی تعبیر مین بھی اختلاف ہو لکن اُسکے لیے حشو نہین ہو۔ اور بیت موحد کے عروض وضرب قرار دینے مین بھی یہی قیاس کیا جاتا ہو اور جبکہ بیت مسدس کی اصل مثمن ہو تو اُسکو مجزو کہتے ہین اسلیے کہ اُسکے ہر مصرع کا ایک جز مفقود ہو گیا ہو اور بظاہر بیت مثمن کا مربع کرنا درست

مبدأ المدید
مبدأ الطویل

نہیں ہو اور مربع اور مثلث اور مثنی بھی مسدسات کی طرف راجع ہوتا ہو پس مربع کو مجزو اور مثلث کو مشطور اور مثنی کو منہوک کہتے ہین ۔ اور موحد کو مشطور منہوک کہنا قیاس کے موافق ہو

اصول افاعیل سے جو فروع حاصل ہوتے ہین اُنکے تغیرات کا تین قسمون پر مدار ہو

(ا) اسکان متحرک (ب) نقصان حروف (ج) زیادت حروف ۔

یہ تغیرات کبھی ایک ہی جز مین مجتمع ہوجاتے ہین اور کبھی مجتمع نہین ہوتے جنکی تفصیل درج ذیل ہو ۔

اسماے زحافات

اول اضمار جس سے تاء متفاعلن کا ساکن کرنا مراد ہو جو مستفعلن کی طرف راجع ہوتا ہو ۔

دوم عصب جس سے مفاعلتن کا ساکن کرنا مراد ہو جو مفاعیلن کیطرف منقول ہوا اور اس صورت مین فاصلہ کی دو سبب خفیف کے مقام پر تنزیل کیجایگی ۔

سوم وقف جس سے تاء مفعولات کا ساکن کرنا مراد ہو ۔

چہارم خبن جس سے سبب خفیف کے اُس ساکن کا ساقط کرنا مراد ہو جو رکن کا حرف دوم واقع ہو جیسے فاعلن مین فعلن اور فاعلاتن متصل مین فعلاتن اور مستفعلن مین مفاعلن جو مفاعلن کی طرف منقول ہوتا ہو اور فاعلاتن منقطع مین خبن جاری نہین ہو سکتا اسلیے کہ اُسکا جزو اول سبب نہین ہو ۔

پنجم طے جس سے سبب کے اُس ساکن کا ساقط کرنا مراد ہو جو رکن کا حرف چہارم واقع ہو جیسے مستفعلن مین مستعلن جو مفتعلن کی طرف راجع کیا گیا ۔

ششم قبض جس سے سبب کے اُس ساکن کا ساقط کرنا مراد ہو جو رکن کا حرف پنجم ہو جیسے فعولن مین فعول اور مفاعیلن مین مفاعلن ۔

ہفتم کف جس سے اُس ساکن کا ساقط کرنا مراد ہو جو رکن کا ساتوان حرف ہو

جیسے مفاعیلن میں مفاعیل۔

ہشتم تشعیث جس سے وتد مجموع کے احد المتحرکین کا مفقود ہونا مراد ہی جیسے فاعلاتن میں فاعاتن جو مفعولن کی طرف منقول ہوا۔

نہم قصر جس سے ساکن سبب کا ساقط کرنا اور متحرک سبب کا ساکن کرنا مراد ہی جیسے فعولن میں فعول (بسکون لام) اور فاعلاتن میں فاعلات (بسکون تا) جو فاعلان کی طرف منقول ہوتا ہی۔

دہم قطع جس سے وتد مجموع کے حرف ساکن کا ساقط کرنا اور متحرک دوم کا ساکن کرنا مراد ہی جیسے مستفعلن میں مستفعل (بسکون لام) جو مفعولن کی طرف منقول ہوا اور متفاعلن میں متفاعل جو فعلاتن کی طرف منقول ہوا۔

یازدہم وقص جس سے اضمار اور اسقاط ساکن میں جمع کرنا مراد ہی جیسے متفاعلن میں مفاعلن۔

دوازدہم عقل جس سے مفاعلتن میں عصب اور اسقاط ساکن میں جمع کرنا مراد ہی جو مفاعلن کی طرف راجع ہوا۔

سیزدہم خزل جس سے متفاعلن میں مابین اضمار وطی جمع کرنا مراد ہی جو مفتعلن کی طرف منقول ہوگا۔

چہاردہم نقص جس سے مفاعلتن میں مابین عصب وکف جمع کرنا مراد ہے جو مفاعیل کی طرف راجع ہوتا ہی۔

پانزدہم کسف جس سے مفعولات میں مابین وقف وکف جمع کرنا مراد ہے پس مفعولن کے طرف راجع ہوتا ہی۔

شانزدہم خبل جس سے مستفعلن میں خبن وطی کا جمع کرنا مراد ہی جو فعلتن کی طرف راجع ہوا۔

بحر الرمل
بحر الرجز
بحر الہزج

ہفدہم شکل جس سے مستفعلن اور فاعلاتن مین خبن اور کف کا جمع کرنا مراد ہو جو مفاعل اور فعلات کی طرف راجع ہوتا ہو۔

ہیجدہم حذف جس سے آخر جزء کے سبب خفیف کا ساقط کرنا مراد ہو جیسے فعولن اور مفاعیلن مین فعو اور مفاعی جو فعل اور فعولن کی طرف راجع ہوتا ہو۔

نوزدہم حذ جس سے آخر جز کے وتد مجموع کا ساقط کرنا مراد ہو جیسے مستفعلن مین مستف ور متفاعلن مین متفا جو فعلن (ساکن العین) اور فعلن (متحرک العین) کے طرف راجع ہوا اور جزء مسقوط منہ کو احذ کہتے ہین

بستم صلم جس سے آخر جزء کے وتد مفروق کا ساقط کرنا مراد ہو جیسے مفعولات مین مفعو جو فعلن کی طرف منقول ہوا اور جزء مسقوط منہ کو اصلم کہتے ہین۔

بست و یکم قطف جس سے مفاعلتن مین عصب و حذف کا جمع کرنا مراد ہو جو فعولن کی طرف منقول ہوا۔

بست و دوم بتر جس سے مابین حذف و قطع جمع کرنا مراد ہو جیسے فعولن مین فع بسکون عین اور جزء مسقوط منہ اور متصرف فیہ کو ابتر کہتے ہین۔

بست و سوم تسبیغ جس سے سبب خفیف کے آخر مین حرف ساکن کا زائد کرنا مراد ہو جیسے فاعلاتن مین فاعلیان (بتشدید یاء) اور مزید فیہ کو مسبغ کہتے ہین۔

بست و چہارم اذالہ جس سے وتد مجموع پر حرف ساکن کا زائد کرنا مراد ہو جیسے مستفعلن مین مستفعلان اور جزء مذکور کو مذال کہتے ہین۔

بست و پنجم ترفیل جس سے آخر جزء مین سبب خفیف کا زائد کرنا مراد ہو جیسے مستفعلاتن۔ اور اس جزء کو مرفل کہتے ہین۔

بست و ششم خرم جس سے جزء صدری مین وتد مجموع کے متحرک اول کا بوجہ عذر ساقط کرنا مراد ہو جیسے فعولن مین عولن جو فعلن کی طرف منقول ہو تنبیہ

وتد مجموع کے متحرک اول کا ساقط کرنا جزو ابتدائی مین بھی فی الجملہ مستعمل ہی لکن وہ ساقط از اعتبار ہی۔

جزو مخروم کے لیے کئی لقب دیے گئے ہین جو اُسکو باختلاف اعتبار عارض ہوتے ہین۔

(۱) اثلم اور اُس سے وہ خماسی سالم مراد ہی جسمین خرم واقع ہو جیسے فعولن مین عولن جو فعلن کیطرف منقول ہوا۔

(۲) اثرم اور اُس سے وہ خماسی مقبوض مراد ہی جسمین خرم واقع ہو جیسے فعول (مقبوض فعولن) مین عول جو فعلُ کیطرف منقول ہوا اور مفاعلن (مقبوض مفاعیلن) [بضم لام ۱۲] مین فاعلن۔

(۳) اعضب اور اُس سے وہ سباعی ذی الفاصلہ [سالم ۱۲] مراد ہی جسمین خرم واقع ہو جیسے مفاعلتن مین فاعلتن۔

(۴) اقصم اور اُس سے وہ سباعی معصوب ورذی الفاصلہ مراد ہی جسمین خرم واقع ہو جیسے مفاعلتن (بسکون لام) [معصوب مفاعلتن بفتح لام ۱۲] مین فاعلتن جو مفعولن کی طرف منقول ہوا۔

(۵) اجم اور اُس سے وہ سباعی معقول مراد ہی جسمین خرم واقع ہو جیسے مفاعتن (معقول مفاعلتن جسمین ما بین عصب و اسقاط ساکن [اسکان لام ۱۲] [لام ۱۲] جمع ہوا ہی) مین فاعتن جو فاعلن کی طرف راجع ہوتا ہی۔

(۶) اعقص اور اُس سے وہ سباعی منقوص ذی الفاصلہ مراد ہی جسمین خرم واقع ہو جیسے مفاعیل (منقوص مفاعلتن جسمین عصب و کف جمع ہوا ہی) مین فاعیل جو مفعول کی طرف منقول ہوا۔

(۷) اخرم اور اُس سے وہ سباعی سالم اور غیر ذی الفاصلہ مراد ہی جسمین خرم

واقع ہو جیسے مفاعیلن مین فاعیلن جو مفعولن کیطرف منقول ہوا۔

(٨) اشتر اور اُس سے وہ سباعی مقبوض اور غیر ذی الفاصلہ مراد ہو جسمین خرم واقع ہو جیسے مفاعلن (مقبوض مفاعیلن) مین فاعلن۔

(٩) اخرب اور اُس سے وہ سباعی مکفوف اور غیر ذی الفاصلہ مراد ہو جسمین خرم واقع ہو جیسے مفاعیل (مکفوف مفاعیلن) مین فاعیل جو مفعول کی طرف منقول ہو۔

بست و ہفتم خزم بزاء معجمہ اور اُس سے اول بیت کی وہ زیادتی مراد ہو جسکو محض معنی مین دخل ہو اور لفظون مین اُسکا شمار نہ کیا جاے اور اس زیادتی مین شاعر اُسی وقت معذور ہو جبکہ وہ مستقل ہو اور اُسکا کوئی جز داخل تقطیع نہو اور بعض اوقات اُس (خزم) کا مصرع ثانی مین بھی استعمال ہوا ہو لکن اُس کا استعمال کرنا ویسا ہی ردی ہو جیسا کہ اُس مین خرم کا استعمال کرنا ردی ہو۔ **تنبیہ** تغیرات مذکورہ کی دو قسمین ہین اول علت اور اُس سے وہ تغیر مراد ہو جسپر بنا ر بیت قائم کیجاتی ہو اور شاعر پر اُسکا جملہ ابیات مین وارد کرنا لازم ہو جیسے بحر طویل مین مفاعلن۔ خواہ یہ تغیر بزیادتی ہو جیسے مستفعلن مین مستفعلاتن یا بہ نقصان ہو جیسے مفاعیلن مین مفاعلن۔

دوم زحاف اور اُس سے وہ تغیر مراد ہو جسپر بنا ر بیت قائم نہ کی جاے۔

تنبیہ زحاف نقصان کی کئی صورتین ہین (١) صدر اور اُس سے وہ زحاف مراد ہو جسکے حرف متحرک کا ماقبل ساکن بھی ہو جیسے فاعلاتن فاعلاتن مین فاعلاتن فعلاتن اور بعض عروضیین نے اُسکی معاقبہ لما قبلہ کے ساتھ تعبیر کی ہو (٢) عجز اور اُس سے وہ زحاف مراد ہو جسکے بعد سبب خفیف واقع ہو جیسے فاعلاتن فاعلاتن مین فاعلاتُ فاعلاتن اور بعض نے اُسکی معاقبہ لما بعدہ کے ساتھ تعبیر کی ہو۔

(٣) طرفین اور اُس سے خبن وکف کا مجتمع ہونا مراد ہو جیسے فاعلاتن فعلات

١٧

فاعلاتن

اور معاقبہ بین الحرفین سے وہ دو حرف مراد ہین جنکا معًا ساقط کرنا جائز نہو اگرچہ اُن دونون کا معًا ثابت رکھنا جائز ہو۔

اور مراقبہ بین الحرفین سے وہ دو حرف مراد ہین جنکا معًا ساقط کرنا یا معًا ثابت رکھنا جائز نہو جیسے بحر مضارع مین مفاعیلن کی ی اور ن اسلیے کہ بحر مضارع فقط مقبوض یا مکفوف آتا ہو لہذا مفاعیل (عند الکف) یا مفاعلن (عند القبض) جائز ہوگا اور مفاعل (عند القبض والکف) یا مفاعیلن (باثبات الیاء والنون) جائز نہوگا۔

اور جو جزو کہ علت نقصان سے سالم رہے اور اُسکا سالم رہنا جائز ہو تو اُس (جزو) کو صحیح کہتے ہین۔

اور جو جزو کہ علت زیادت سے سالم رہے اور اُسکا سالم رہنا جائز ہو تو اُس (جزو) کو معرّے کہتے ہین۔

اور جو جزو کہ حزم اور خزم کے سوا کسی زحاف سے سالم رہے اور اُس زحاف کا واقع ہونا جائز ہو تو جزو مذکور کی سالم کے ساتھ تعبیر کیجاتی ہو۔

اور جو جزو کہ خرم سے سالم ہو اور اُس کا مخزوم کرنا جائز ہو تو اُس کو موفور کہتے ہین۔

اور جو جزو کہ خزم سے سالم ہو اُس کا بجز نام رکھنا سزاوار ہو۔

اور جو جزو کہ معاقبہ سے سالم ہو اُسکو بری کہتے ہین۔

اور جبکہ مصطلحات فن وغیرہ مذکور ہو چکے تو اب اصل مطلب کی طرف رجوع کی جاتی ہو جس سے من جملہ بحور خمسہ عشر ہر ایک بحر کی تفصیل کا بیان کرنا مقصود ہو۔

باب طویل

اِس بحر کے اصل فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن چار بار ہی اور غیر مصرع مین اس بحر کے لیے ایک عروض مقبوض اور تین ضربین آتی ہین اور مصرع سے وہ بیت مراد ہی جسکی عروض کا وزن وروی مین تابع ضرب کرنا مقصود ہوتا ہی البتہ جس مقام پر کہ تشعیث (فاعلاتن کا مفعولن کی طرف راجع کرنا) جاری ہوگی وہان غیر مصرع مین بھی عروض سالم آتی ہی بناءً علیہ بحر خفیف مین فاعلاتن کے ساتھ مفعولن کا استعمال درست ہوگا اور جمیع بحور مین حکم تصریع یکسان ہی۔

ضرب اوّل صحیح و سالم جیسے ؎

ابامنذر کانت غرورًا صحیفتی　　ولم اُعطکم فی الطوع مالی ولا عرضی

اے ابو منذر جو صحیفہ کہ مین نے تمکو دیا تھا وہ فریب تھا + مین نے حالت خوشی مین اپنے مال و آبرو کو تمھارے حوالہ نہین کیا

اس شعر کا صدر موفور سالم اور عروض مقبوض (مفاعلن) اور ضرب اور اجزاء حشو سالم ہین۔

ضرب دوّم مقبوض جیسے ؎

ستبدی لک الایام ماکنت جاہلاً　　ویاتیک بالاخبار من لم تزوّد

تمھارے لیے ایام اُن امور کو ظاہر کرینگے جنسے تم جاہل تھے + اور تمھارے پاس وہ بزرگوار اخبار لائیگا جسکے لیے تمنے زاد سفر مہیا نہین کیا

ضرب سوّم محذوف جیسے ؎

اقیموا بنی النعمان عنا صدورکم　　والا تقیموا صاغرین الرؤسا

اے بنی نعمان ہماری جانب اپنے سینونکو راست کرو اور بغض و عداوت کو دور کرو ورنہ تم لوگ اپنے سرون کو ذلیل کرکے باقی رہوگے

اس بیت کی عروض مقبوض اور ضرب محذوف ہی اور باقی اجزاء سالم ہین۔

اس ضرب مین خلیل و اخفش کے نزدیک قافیہ کا مردف بالمد ہونا لازم ہی جسکا آیندہ ذکر

آئے گا۔ انشاء اللہ

اور اخفش نے ضرب رابع بھی نقل کی ہے جس سے اُس (ضرب) کا مقصور ہونا مراد ہے جیسے مفاعیلن مین مفاعیل بسکون لام اور اُس (اخفش) نے بیت ذیل کے ساتھ استشہاد کیا ہے ؎

ثیاب بنی عوف طہاری نقیۃ   واوجہ بیض المسافر غران
بسکون نون

اس بیت کی ضرب فعولان ہے جو مفاعیلن کا مقصور ہے۔

تنبیہ اس بیت سے اُسوقت استشہاد کرنا درست ہوتا ہے جبکہ اُس کا نون ساکن پڑھا جاے لکن دیوان امرء القیس مین یہ بیت مرفوع الآخر مذکور ہے چنانچہ اس مقام پر قبل و بعد کے بھی دو شعر نقل کیے جاتے ہین جو اقواء پر مشتمل ہین

عویر و من مثل العویر و رہطہ   واسعد فی لیل البلابل صفوانُ
ثیاب بنی عوف طہاری نقیۃ   واوجہہم عند المشاہد غرّانُ
ہم ابلغوا الحے المضلل اہلہم   وساروا بہم بین العراق و نجران

اور اخفش نے اعاریض و ضروب مین کئی روایتین نقل کی ہین جنکا ترک کرنا مصلحت سمجھا گیا۔

زحاف طویل

اس بحر مین فعولن ضرب کے سوا ہر فعولن کا مقبوض کرنا جائز ہے اور اسی طرح ہر مفاعیلن کا مقبوض اور مکفوف کرنا بھی جائز ہے البتہ مفاعیلن ضرب کا مکفوف کرنا جائز نہو گا۔

اور ابو اسحاق (زجاج) سے منقول ہوا ہے کہ ضرب ثالث کے قبل کا فعولن کمتر سالم آتا ہے اور وہ (ابو اسحاق) اس قول مین صادق ہے اسلیے کہ صورت اتفاق مین بیت کا ربع اخیر متفق الجزئین ہو جاتا ہے حالانکہ وضع دائرہ اُن دونون جزون کے

۱۷

اختلاف کو مقتضی ہو بناءً علیہ ضرب ثالث مین تحصیل اختلاف کے لیے فعولن سابق علی الضرب کا مقبوض کرنا انسب ہوگا۔

اور اس بحر کی فعولن صدر ہی مین ثلم اور ثرم جاری ہوتا ہے۔ اور مفاعیلن کی ی اور ن مین معاقبہ ہے۔

بیت مقبوض ؎

اتطلب من اسود بیشۃ دونہ   ابو مطر و عامر و ابو سعد

اس بیت کا وزن فعول مفاعلن فعول مفاعلن ، فعول مفاعلن فعول مفاعیلن ہے جس کی ضرب سالم ہوا ور باقی جملہ ارکان مقبوض ہین۔

بیت اثلم مکفوف ؎

شاقتک احداج سلیمی بعاقل   فعیناک للبین تجودان بالدمع

اس بیت کا صدر اثلم اور حشو مکفوف اور عروض مقبوض ہوا اور ماقبل عروض و ابتدا اور ضرب اور اُسکا ماقبل سالم ہے۔

بیت اثرم ؎

ہاجک من ربع دارس الرسم باللوی   لاسماء عفی آیہ المور و القطر

جسکا وزن فعل مفاعیلن فعولن مفاعیلن   فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بیت کا صدر اثرم ہوا اور باقی جملہ ارکان سالم ہین۔

تنبیہ اس بحر مین جملہ ارکان کا مقبوض ہونا بھی مستعمل ہے جیسے ؎

سماحۃ ذا و برّ ذا و وفاء ذا   ونائل ذا اذا صحا و اذا سکر

جسکا وزن فعول مفاعلن فعول مفاعلن دوبار ہوا اور جملہ ارکان مقبوض ہین

باب المدید

اس بحر کی اصل فاعلاتن فاعلن چار بار ہے۔ یہ بحر ہمیشہ مسدس مجزو مستعمل ہوتا ہے

اور اُس مین تین عروض اور چھ ضربین مستعمل ہین۔

پہلی عروض سالم جسکے لیے ایک ضرب سالم آتی ہو جیسے ~

یالبکر انشروا لی کلیبا   یالبکر این این الفرار

جسکا وزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن دو بار ہو اس بیت کے اجزا درست سالم ہین

دوسری عروض محذوف جسکے لیے تین ضربین مستعمل ہین۔

ضرب اول مقصور جیسے ~

لا یغرن امرأ عیشہ   کل عیش صائر للزوال

جسکا وزن فاعلاتن فاعلن فاعلن   فاعلاتن فاعلن فاعلان ہے

ضرب دوم محذوف جیسے ~

اعلموا انی لکم حافظ   شاہدا ما کنت او غائبا

جس کا وزن فاعلاتن فاعلن فاعلن دو بار ہو اس بیت کے عروض وضرب دونون محذوف ہین۔

ضرب سوم ابتر جیسے ~

انما الذلفاء یاقوتۃ   اخرجت من کیس دہقان

جسکا وزن فاعلاتن فاعلن فاعلن   فاعلاتن فاعلن فعلن (بسکون عین) ہو

اس بیت کی عروض محذوف اور ضرب ابتر ہو۔

تیسری عروض محذوف مجنون اور اُسکے لیے دو ضربین ہین۔

ضرب اول محذوف مجنون جیسے ~

للفتی عقل یعیش بہ   حیث تہدی ساقہ قدمہ

جسکا وزن فاعلاتن فاعلن فعلن دو بار ہو اس بیت کی ضرب و عروض محذوف مجنون ہو اور باقی اجزا سالم ہین۔

ضرب ثانی ابتر جیسے ؎

رب نار بت ارمقها تقضم الهندی والغارا

جسکا وزن فاعلاتن فاعلن فعلن (مجنون محذوف) فاعلاتن فاعلن فعلن — (ابتر) ہو اور خلیل کے نزدیک ضرب رابع (ضرب ابتر کما فی قانی) اور سادس (ضرب ابتر کما فی غارا) مین قافیہ کا مروف بالمد ہونا لازم ہو اور کسائی سے ضرب خامس وسادس کا بحر بسیط پر محمول کرنا منقول ہوا ہو اس قول کی بنا پر بحر بسیط کا رکن صدر ے (مستفعلن) ساقط ہوگا اور واحد ہما کی تقطیع فاعلن مستفعلن فعلن کے ساتھ اور آخر کی تقطیع فاعلن مستفعلن فعلن کے ساتھ معین ہوگی لیکن ترک اصل کے ساتھ بدون ضرورت (جیسے حزم یا خزم) ابتدا کرنا مناسب نہین ہو فلیتامل فیہ —

تنبیہ بعض شعراے مشطور مدید کا استعمال بھی منقول ہوا ہو جیسے ؎

یا لبکر لا تنعوا لیس فراحین و نی

جسکا وزن فاعلاتن فاطلن فاعلاتن فعلن ہو لیکن اُس (مشطور مدید) کو خلیل نے وارد نہین کیا —

زحاف مدید

اس بحر کے ہر فاعلن مین خبن جاری ہوتا ہو البتہ فاعلن ضربی کا مخبون کرنا صحیح نہین بلکہ د اسیطرح اس بحر کے ہر فاعلاتن مین بھی خبن جاری ہوتا ہو اور اسیطرح ہر فاعلاتن مین کف (حذف سابع) اور شکل (خبن و کف کا مجتمع ہونا) بھی جاری ہوتا ہو البتہ فاعلاتن ضربی مین یہ دونون جاری نہین ہوتے اور نون فاعلاتن اور الف فاعلن مین معاقبہ ہو اور اسیطرح اُس فاعلاتن مین بھی معاقبہ ہو جو فاعلن اور فاعلاتن کے بعد واقع ہوتا ہو لیکن فاعلان (مقصور فاعلاتن) مین بعض عروضیین نے خبن کو تجویز نہین کیا اور بعض آخر

نے اُسکی اجازت دی ہے اور اُسپر شعر ذیل کے ساتھ استشہاد کیا ہے ؎

کنت اخشی صرف تلک النوی　　فرماہا سہمہا فاصاب

جسکی تقطیع کنت اخشی فاعلاتن صرف تل فاعلن ک النوی فاعلن فرمانے فعلاتن سہمہا فاعلن فاصاب فعلان (مخبون فاعلان) ہوتی ہے۔

بیت مخبون ؎

ومتی ما یع منک کلاما　　یتکلم فیجبک بعقل

جسکا وزن فعلاتن فعلن فعلاتن دو بارہ ہے اور اُسکے جملہ اجزاء مخبون ہیں۔

بیت مکفوف ؎

لن یزال قومنا مخصبین　　صالحین ما اتقوا واستقاموا

جسکا وزن فاعلات فاعلن فاعلات　فاعلات فاعلن فاعلاتن ہے اس بیت مین فاعلاتن ضرب سالم ہے اور باقی فاعلاتن مکفوف ہیں اور اصطلاح معاقبہ مین صدر و عروض و ابتدا و عجز ہیں۔

بیت مشکول ؎

لمن الدیار غیرہن　　کل دانی المزن جون الرباب

جسکا وزن فعلات فاعلن فعلات　فاعلاتن فاعلن فاعلاتن ہے اس بیت کا صدر و عروض مشکول ہے اور باقی اجزاء سالم ہیں۔

بیت الطرفین ؎

لیت شعری ہل لنا ذات یوم　　بجنوب فارغ من تلاق

جس کا وزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فعلات فاعلن فاعلاتن ہے اس بیت کی ابتدا مشکول اور معاقبہ طرفین ہے اور باقی اجزاء سالم ہیں۔

باب البسیط

اس بحر کی اصل مستفعلن فاعلن چار بار ہو۔ یہ بحر کبھی مثمن اور کبھی مجزو مسدس مستعمل ہوتا ہو۔ اس بحر کے لیے مثمن مین ایک عروض مخبون مستعمل ہو جسکے لیے دو ضربین ہین۔

پہلی ضرب مخبون جیسے ؎

یا حار لا ارمین منکم بداہیۃ لم یلقہا سوقۃ قبلی ولا ملک

جسکا وزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن دو بار ہو اس بیت کی ضرب و عروض دونون مخبون ہین اور باقی ارکان سالم ہین۔

دوسری ضرب مقطوع جیسے ؎

قد اشہد الغارۃ الشعواء تحملنی جرداء معروقۃ اللحیین سرحوب

جسکا وزن مستفعلن فاعلن مستفعل فعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن ہے اس بیت کی عروض مخبون اور ضرب مقطوع ہو باقی اجزا سالم ہین۔

تنبیہ خلیل و اخفش کے نزدیک اس ضرب مین قافیہ کا مردوف بالمد ہونا لازم ہو جس سے ردی کے قبل حرف مدہ کا وارد کرنا مراد ہو لیکن ابن ہانی نے اپنے شعر ذیل سے

لا تبک لیلی ولا تطرب الی ہند   واشرب علی الورد من حمراء کالورد

مین اسکی مراعات نہین کی ہو کیونکہ اس شعر کے ضرب مقطوع ہو اور ماقبل روی حرف مدہ نہین ہو۔

اور اس مقام پر فراء نے ضرب ثالث کو بھی نقل کیا ہو جس سے فعل (بسکون عین ولام) مراد ہو لیکن یہ ضرب اصول صناعت کے خلاف ہو اسلیے کہ فاعلن اور مستفعلن کے زحافات مین فعل بسکون عین ولام داخل نہین ہو اور برتقدیر تسلیم اُسکا احذ مذال یا مسبغ قرار دینا سزاوار ہوگا۔

اور اس بحر کے لیے مسدس مین دو عروض ہین ضرب اولے سالم جسکے لیے تین ضرب ہین مستعمل ہین۔

پہلی ضرب مذال ہو جیسے ؎

اتانا ذمنا علی ما خیلت   سعد بن زید وعمرا من تمیم

جسکا وزن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلان ہو اس بیت کی ضرب مذال ہو اور باقی اجزا سالم ہین۔

دوسری ضرب معری ہو جیسے

ما ذا وقوفے علی ربع عفا   مخلولق دارس مستعجم

جسکا وزن مستفعلن فاعلن مستفعلن دوبار ہو اس بیت کے جملہ اجزا سالم ہین۔

تیسری ضرب مقطوع ہو جیسے ؎

خیروا امجاد انما سعا دکم ۔۔۔ یوم الثلاثا ء بطن الوادے

جسکا وزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن مفعولن ہو اس بیت کی ضرب مقطوع اور باقی اجزا رسالم ہین۔ خلیل کے نزدیک اس ضرب کا مروف بالمد ہونا لازم ہو۔

عروض ثانیہ مقطوع جس کے لیے ایک ضرب مقطوع آتی ہو اور جس بیت کی عروض و ضرب دونون مقطوع ہون اُس (بیت) کو مخلع کہتے ہین جیسے ؎

ماہیج الشوق من اطلال ۔۔۔ اضحت قفارا کوحی الواحی

جسکا وزن مستفعلن فاعلن مفعولن دوبار ہو اس بیت کے عروض و ضرب مقطوع ہو اور باقی سالم۔

خلیل سے منقول ہوا ہو کہ عروض مقطوعہ کے ساتھ ضرب مقطوع کے علاوہ کوئی ضرب مجتمع نہین ہوسکتی لکن کسائی کے نزدیک یہ امر (عروض مقطوعہ کے ساتھ غیر مقطوع کا مجتمع ہونا) لازم نہین ہو اور اُسکے مذہب پر کئی بیتون کے ساتھ استدلال کیا گیا ہو اول شعر امرء القیس سے ؎

عیناک دمعہما سجال ۔۔۔ کان شانیہما اوشال

دوم شعر اسود بن یعفر سے ؎

ونحن قوم لنا رماح ۔۔۔ وثروۃ من موال وضمیم

جسکی ضرب مطوی مذال ہو اور اوس سے مفعلان مراد ہو۔

سوم اشعار عبید بن ابرص جسمین اس قسم کی بحر مین بکثرت واقع ہوئی ہین اور اُس کی ابتدا اقفر من اہلہ ملحوب ہے اور اختلاف وزن مین قصیدہ منجملہ عجائب دنیا ہوا اور اُسکا خطب سے ملحق کرنا اولے ہو جیسا کہ اکثر فضلا کا مختار ہو

زحاف بسیط

اس بحر کے ہر مستفعلن اور مستفعلان (مذال) مین خبن اور طے اور خبل (خبن و طے کا مجتمع ہونا) جاری ہوتا ہو۔

اور خلیل سے منقول ہوا ہو کہ عروض مجزوء (مسدس) مین خبل جاری نہین ہوتا اور ہر فاعلن اور مفعولن مین خبن جاری ہوتا ہو۔

بیت مجنون سے

لقد خلت حقب صروفہا عجب   واحدثت غیرا واعقبت دولا

جسکا وزن مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن دوبار ہو اس بیت کے جملہ اجزا مخبون ہین

بیت مطوی سے

ارتحلوا غدوۃ فانطلقوا بکرا   فی زمر منہم یتبعہا زمر

جسکا وزن مفتعلن فاعلن مفتعلن فعلن دوبار ہو اس بیت کا ہر رکن سباعی مطوی اور عروض و ضرب مخبون ہو۔

بیت مخبول سے

وزعموا انہم لقیہم رجل   فاخذوا مالہ وضربوا عنقہ

جس کا وزن فعلتن فاعلن فعلتن فعلن دوبار ہو اس بیت مین عروض و ضرب مخبون ہین اور رکن سباعی مخبول اور رکن خماسی (جو حشو ہو) سالم ہو

بیت مخبون مذال (از مسدس) سے

قد جاءکم النجم یوماً اذا ما ذقتم الموت سوف تبعثون

اس بیت کی ضرب مجنون مذال ہو اور باقی اجزاء سالم ہین -

بیت مطوی مذال (از مسدس) ہے

یا صاح قد اخلفت اسماء ما کانت تمنیک من حسن وصال

اس بیت کی ضرب مطوی مذال (مفتعلان) ہو اور باقی ارکان سالم ہین -

بیت مخبول مذال (از مسدس) ہے

ہذا مقامی قریب من اخی کل امرء قائم مع اخیہ

جس کا وزن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن فعلتان ہو اس بیت کی ضرب (مع اخیہ) مخبون مذال ہو اور باقی ارکان سالم ہین -

بیت مخلع (مقطوع الضرب والعروض) مخبون جیسے ہے

اصبحت والشیب قد علانی یدعو حثیثاً الی الخضاب

جس کا وزن مستفعلن فاعلن فعولن دو بار ہو - اس بیت کی عروض وضرب مقطوع مخبون اور باقی ارکان سالم ہین -

تنبیہ اس مقام پر چونکہ فعولن عروضی کو مسدس متقارب کے عروض سے مشابہت ہو گئی ہو اسلیے اسکو شاعر نے شعر ذیل مین محذوف (جسکا سبب خفیف ساقط ہو گیا ہو) کر دیا ہو -

ان شواء ونشوة وخبب البازل الامون

جس کا وزن مفتعلن فاعلن فعل فعلتن فاعلن فعولن ہو اس بیت کا صدر مطوی اور عروض مخبون احذ اور ابتدا مخبون مطوی (مخبول) ہو اور ضرب مخبون مقطوع اور دونون حشو سالم ہین لیکن یہ بیت شاذ ہو جسپر قیاس کرنا درست نہین ہو -

باب الوافر

اس بحر کی اصل مفاعلتن چھ بار ہو۔ یہ بحر کبھی مسدس اور کبھی مربع مجزو مستعمل ہوتا ہے۔

پس مسدس وافر کے لیے ایک عروض اور ایک ضرب مستعمل ہو اور وہ دونوں مقطوف ہین جیسے ؎

لنا غنم نسوقہا غزار ۔۔۔ کان قرون جلتہا العصی

جسکا وزن مفاعلتن مفاعلتن فعولن دو بار ہو اس بیت کی عروض و ضرب مقطوف ہین اور باقی اجزاء سالم ہین۔

اور مربع وافر کے لیے ایک عروض سالم اور دو ضربین ہین۔

پہلی ضرب سالم جیسے ؎

لقد علمت ربیعۃ ان ۔۔۔ حبلک واہن خلق

جسکا وزن مفاعلتن چار بار ہو اور جملہ اجزاء سالم ہین۔

دوسری ضرب معصوب جیسے ؎

اعاتبہا وآمرہا ۔۔۔ فتغضبنی وتعصینی

جسکا وزن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعیلن ہو اس بیت کی ضرب معصوب ہو اور باقی اجزاء سالم ہین۔

تنبیہ مربع وافر مین دو روایتین اور بھی مذکور ہوئی ہین۔

پہلی روایت عروض کا سالم اور ضرب کا مقطوف ہونا جیسے ؎

بکیت وما بکا رجل حزین

جسکا وزن مفاعلتن مفاعلتن فعولن ہو اس بیت کی ضرب مقطوف

اور باقی اجزا سالم ہین۔

دوسری روایت عروض وضرب دونون کا مقطوف ہونا جیسے ؎

عبیدۃ انبت ہمّی — وانت الدہر ذکری

اس بیت کی تقطیع مفاعلتن فعولن مفاعیلن فعولن ہو جسکی عروض وضرب مقطوف اور ابتدا معصوب اور صدر سالم ہو۔

زحاف وافر

اس بحر کی ضرب کے سوا ہر مفاعلتن مین عصب اور عقل اور نقص جاری ہوتا ہو اور خلیل سے منقول ہوا ہو کہ عروض مربع مین عقل جاری نہین ہوتا اور اُسکا صدر اعضب (سالم مخزوم) اور اقصم (معصوب مخزوم) اور اعقص (منقوص مخزوم) اور اجم (معقول مخزوم) مستعمل ہوتا ہو اور مفاعلتن کی ی اور ن مین معاقبہ ہو۔

بیت معصوب ؎

اذا لم تستطع شیئا فدعہ — وجاوزہ الی ما تستطیع

جسکا وزن مفاعیلن مفاعیلن فعولن مفاعیلن مفاعیلن فعولن ہو اس بیت کی عروض وضرب مقطوف ہین اور باقی اجزا معصوب ہین۔

بیت معقول ؎

منازل لفرتنے قفار — کانما رسومها سطور

جسکا وزن مفاعلن مفاعلن فعولن دو بار ہو اس بیت کی عروض وضرب مقطوف اور باقی ارکان معقول ہین۔

بیت منقوص ؎

لسلامة دار بحفیہ   کما تقی الخلق الرسم قفار

جسکا وزن مفاعیل مفاعیل فعولن دو بار ہو اس بیت کی عروض وضرب مقطوف ہو اور باقی ارکان منقوص ہیں۔

بیت اعضب سے

ان نزل الشتاء بدار قوم   تجنب جار بیتهم الشتاء

جس کا وزن مفتعلن مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعلتن فعولن ہو اس بیت کا صدر اعضب اور ضرب وعروض مقطوف اور باقی ارکان سالم ہیں۔

بیت اقصم سے

ما قالوا لنا سدداً ولکن   تفاقم امرهم فاتوا بهجر

اس شعر کا وزن مفعولن مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعیلن فعولن ہو اور اس کے ضرب وعروض مقطوف ہیں اور صدر اقصم ہو اور باقی سالم ہو۔

بیت اعقص سے

لولا ملک رؤف رحیم   تدارکنی برحمته هلکت

جس کا وزن مفعول مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعلتن فعولن ہو اس شعر کا صدر اعقص اور عروض وضرب مقطوف ہو اور باقی ارکان سالم ہیں۔

بیت اجم سے

انت خیر من رکب المطایا   واکرمهم اخا وابا واما

اس بیت کا وزن فاعلن مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعلتن فعولن ہو اس بیت کا صدر اجم ہو اور عروض وضرب مقطوف اور باقی سالم ہو۔

باب الکامل

اس بحر کی اصل متفاعلن چھ بار ہو یہ بحر کبھی مسدس رجو اصل ہو) اور کبھی

مربع مجزو مستعمل ہوتا ہی تبس مسدس کے لیے دو عروضین ہین عروض اول سالم
جسکے لیے تین ضربین ہین۔

پہلی ضرب سالم جیسے سے

وا ذا صحوت فلا اقصر عن ندے　　　وکما علمت شمائلی وتکرمے

اس بیت کا وزن متفاعلن چھہ بار ہی اور جملہ ارکان سالم ہین۔

دوسری ضرب مقطوع (فعلاتن) جیسے سے

وا ذا دعونک عمّہن فانہ　　　نسب یزیدک عندہن خبالا

جسکا وزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن فعلاتن ہی اس بیت کی ضرب مقطوع ہی اور باقی اجزا و سالم ہین۔ تنبیہ خلیل و اخفش کے نزدیک اس ضرب کا مردف بالمد ہونا سزاوار ہی۔

تیسری ضرب احذ مضمر جیسے سے

لمن الدیار برامتین فعاقل　　　درست وغیّر آیہا القطر

جس کا وزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن فعلن ہی اس بیت کی ضرب احذ مضمر اور باقی سالم ہی۔ تنبیہ خلیل و اخفش کے سوا باقی عروضیین نے چوتھی ضرب کو بھی نقل کیا ہی جس سے اسکا احذ ہونا مراد ہی اور یہ ضرب اگر ثابت ہو جاے تو اسکا تیسری ضرب پر مقدم کرنا انسب ہوگا مصنف کہتے ہین کہ ہین اوسکی بیت کو وارد نکرونگا۔

لیکن تصویر مطلب کے لیے ضرب احذ کی بیت بھی درج ذیل ہی سے لمحررہ

وا ذا ذکرت حبیبی متغربا　　　ذرفت مدامع محجری الہطل

اس بیت کی ضرب احذ ہی اور باقی جملہ ارکان سالم ہین۔

عروض دوم حذّا ہو اور اُسکے لیے دو ضربین ہین۔

پہلی ضرب احذ جیسے ؎

لمن الدیار عفی مرابعہا ۔ ہطل اجش وبارح ترب

اس بیت کا وزن متفاعلن متفاعلن فعلن دوبارہ ہو اور ضرب وعروض دونون احذ ہین اور باقی سالم۔

دوسری ضرب احذ مضمر جیسے ؎

ولانت اشجع من اسامۃ اذ ۔ دعیت نزال ولج فی الذعر

جس کا وزن متفاعلن متفاعلن فعلن (بحرکت عین) متفاعلن متفاعلن فعلن بسکون عین ہو اسکے عروض احذ اور ضرب احذ مضمر اور باقی جملہ ارکان سالم ہین۔

اور مربع کے لیے ایک عروض سالم ہو اور اُسکے لیے چار ضربین مستعمل ہین۔

پہلی ضرب مرفل جیسے ؎

ولقد سبقتہم الیّ ۔ فلم نزعت وانت آخر

جس کا وزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلاتن ہو اس بیت کی ضرب مرفل ہو اور باقی جملہ ارکان سالم ہین۔

دوسری ضرب مذال جیسے ؎

جدث یکون مقامہ ۔ ابدا بمختلف الریاح

جس کا وزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان ہو اس بیت کی ضرب مذال ہو باقی سالم ہو۔

تیسری ضرب معرّیٰ جیسے ؎

واذا افتقرت فلا تکن ۔ متخشعا وتجمل

جس کا وزن متفاعلن چار بار ہو اور جملہ ارکان سالم ہین۔

چوتھی ضرب مقطوع جیسے

ولو اذا ھم ذکروا الاساءۃ اکثروا الحسنات

اس بیت کی ضرب مقطوع (فعلاتن) ہے اور باقی ارکان سالم ہین۔

زحاف کامل۔

اس بحر کے ہر متفاعلن اور متفاعلاتن (مرفل) اور مفاعلان (مذال) مین اضمار اور وقص اور خزل جاری ہوتا ہے اور فعلاتن (مقطوع) مین اضمار مستعمل ہے اور رکن مضمر (مستفعلن) کے س اور ف مین معاقبہ ہے۔

بیت مضمر ہے

انی امرؤ من خیر عبس منصبا + شطری واحمی سائری بالمنصل

جس کا وزن مستفعلن چھ بار ہے اس بیت کے جملہ ارکان مضمر ہین۔

بیت موقوص (مضمر ساقط الساکن) ہے

یذب عن حریمہ بسیفہ + ورمحہ ونبلہ ویحتمی

جسکا وزن مفاعلن چھ بار ہے اور جملہ ارکان موقوص ہین۔

بیت مخزول۔ (جسمین مابین اضمار وطی جمع کی گئی ہو) ہے

منزلۃ صم صداہا وعفت + ارسمہا ان سئلت لم تجب

جسکا وزن مفتعلن چھ بار ہے۔ تنبیہ ابیات ستہ کا نہ پر مزاحف کامل ہونیکا حکم اسوقت صحیح ہوگا جبکہ قصیدہ مین اونکے ساتھ کوئی رکن متفاعلن موجود ہو

بیت مضمر مرفل (مستفعلاتن) ہے

وغزوتنی وزعمت انک لابن فی الصیف تامر

جسکا وزن متفاعلن متفاعلن مستفعلاتن ہے اس بیت کی ضرب مضمر مرفل ہے

اور باقی ارکان سالم ہین۔

بیت موقوص مرفل (مفاعلاتن) ؎

ولقد شہدت وفاتہم　　ونقلتہم اسے المقابر

اس بیت کی ضرب مفاعلاتن ہوا اور باقی ارکان سالم ہین۔

بیت مخزول مرفل (مفتعلاتن) ؎

صفحوا عن ابنک ان فی ابنک حدۃ حین تکلم

جس کا وزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن مفتعلاتن ہو۔

بیت مضمر مذال (مستفعلان) ؎

واذا اغتبطت او ابتأست　　حمدت رب العالمین

اس بیت کی ضرب مضمر مذال ہوا اور باقی ارکان سالم ہین

بیت موقوص مذال (مفاعلان) ؎

کتب الشقاء علیہما　　فہما لہ میسران

اس بیت کی ضرب مفاعلان ہوا اور باقی ارکان سالم ہین۔

بیت مخزول مذال (مفتعلان) ؎

واجب اخاک اذا دعاک معالنا غیر مخاف

بیت مضمر مقطوع (مفعولن) ؎

واذا افتقرت الی الذخائر لم تجد　　ذخرا یکون کصالح الاعمال

اس بیت کی ضرب مقطوع مضمر اور ابتدا مضمر ہوا اور باقی اجزا سالم ہین۔

بیت مضمر مقطوع ؎

وابو الحلیس ورب　　کعبۃ فارغ مشغول

تنبیہ بعض شعرا نے بحر کامل کے پانچ رکن بھی استعمال کیے ہین جیسے ؎

لمن الصبی بجانب الصحراء الملقی غیر ذی عہد

جس کا وزن متفاعلن متفاعلن مستفعلن مستفعلن فعلن ہو اس کا جزو پنجم احذ مضمر (فعلن) ہو اور یہ بیت از قبیل شواذ ہو۔

باب ہزج

اس بحر کی اصل اگرچہ مفاعیلن چھ بار ہو لیکن استعمال مین وہ مجزو مربع ہوتا ہو اس بحر کے لیے ایک عروض سالم ہو جسکے لیے دو ضربین مستعمل ہین۔

پہلی ضرب سالم جیسے ؎

عفا من آل لیلی السُّہب فالاملاح فالغمر

اس بیت کے جملہ ارکان سالم ہین۔

دوسری ضرب محذوف جیسے ؎

وما ظہری لباغی الضیم بالظہر الذلول

اس بیت کی ضرب محذوف (فعولن) ہو اور باقی اجزا سالم ہین۔

زحاف ہزج

اس بحر کی ضرب کے سوا ہر مفاعیلن مین قبض و کف جاری ہوتا ہو اور مفاعیلن عروضی مین فقط کف جاری ہوتا ہو اور اُسکا مقبوض کرنا صحیح نہین ہو لیکن اخفش سے اُس (مفاعیلن عروضی) کے قبض کا جائز ہونا بھی منقول ہوا ہو اور بعض روایات مین خلیل سے بھی اُسکی حکایت کی گئی ہو اور مفاعیلن صدری مین خرم اور خرب اور شتر بھی جاری ہوتا ہو اور مفاعیلن کی ی اور ن مین معاقبہ ہو پس اس بحر مین پانچ زحاف مستعمل ہین۔

اول مفاعیلن ضربی کے سوا ہر ایک کا مقبوض ہونا جیسے ؎

فقلت لا تخف شیئاً فما علیک من بأس

اس کا صدر وابتدا مقبوض اور عروض و ضرب سالم ہو۔

دوم مفاعیلن ضربی کے علاوہ ہر ایک کا مکفوف ہونا جیسے ؎

فہذا ان یزوواں وذا من کثب یرمی

اس بیت کی ضرب (ثبن یرمی) سالم ہو اور باقی مکفوف۔

سوم مفاعیلن صدری کا اخرم ہونا جیسے ؎

اذ وااما استعاروہ کذلک العیش عاریہ

اس بیت کا صدر اخرم (فاعیلن جو مفعولن کی طرف منقول ہوا) اور ضرب (ش عاریۃ) مقبوض (مفاعلن) ہو اور باقی سالم

چہارم مفاعیلن صدری کا اخرب ہونا جیسے ؎

لو کان ابو موسے امیراما رضیناہ

اس بیت کا صدر اخرب (مفعول جو مخزوم مکفوف ہی) باقی سالم۔

پنجم مفاعیلن صدری کا اشتر ہونا جیسے ؎

فی الذین قد ماتوا وفیما جمعوا عبرۃ

اس بیت کا صدر اشتر (فاعلن جو مخزوم مقبوض ہی) اور ابتدا مکفوف اور عروض وضرب سالم ہو۔

باب رجز

اس بحر کی اصل مستفعلن چھ بار ہی یہ بحر کبھی اصل کی بنا پر مسدس اور کبھی مربع مجزو مستعمل ہوتا ہو اور غیر خلیل کے بنا پر کبھی مثلث مشطور بھی مستعمل ہوتا ہو۔

اور گو یا کہ خلیل کے نزدیک شعر سے وہی لفظ مراد ہو جسکے لیے دو مصرع اور عروض و ضرب ہون اور شاید کہ اُسیکا قول حق ہو اسلیے کہ باعتبار عرف لفظ بیت کا شعر پر اطلاق ہوتا ہو اور مصرع پر اطلاق نہین ہوتا اور خلیل ور اونکے اتباع کی بنا پر مشطور منہوک بھی مستعمل ہوتا ہو اور اخفش نے انکو تجویز نہین کیا اور زجاج کے نزدیک موحد بھی مستعمل ہوتا ہو جسکو مشطور منہوک کہنا سزاوار ہو تیس مسدس کے لیے ایک عروض سالم مستعمل ہو جسکے لیے دو ضربین ہین ۔

پہلی ضرب سالم جیسے ؎

دار لسلمی اذ سلیمی جارۃ — قفر تری آیاتہا مثل الزبر

اس بیت کے جملہ ارکان سالم (مستفعلن) ہین ۔

دوسری ضرب مقطوع جیسے ؎

القلب منہا مستریح سالم — والقلب منی جاہد مجہود

اس بیت کی ضرب مقطوع ہو باقی پانچون رکن سالم ہین ۔

تنبیہ خلیل و اخفش کے نزدیک اس ضرب مین قافیہ کا مردوف بالمد ہونا لازم ہو ۔

اور مربع کے لیے ایک عروض اور ایک ضرب مستعمل ہو جنسے اُن دونون کا سالم ہونا مراد ہو جیسے ؎

قد ہاج قلبی منزل — من اُم سلمی مقفر

اس بیت کے چارون رکن سالم ہین ۔

اور مثلث مشطور کے لیے ایک عروض مستعمل ہو جو عین ضرب ہو جیسے ؎

ما ہاج احزانا و شجوا قد شجا

اس بیت کے تینون رکن سالم ہین اور اُس (بیت) پر مصرع واحد کا حکم جاری کیا جائیگا پس اُسکا صدر و ابتدا اور عروض و ضرب متحد ہونگے۔

اور مثنی پر حکم مشطور جاری ہوگا اور اُسکا صدر و ابتدا اور عروض و ضرب متحد ہوگا جیسے ؎

بالیتنی فیہا جذع اخب فیہا واضع اقود وطفاء الزمع کانہا شاۃ صدع

اور مشطور مقطوع بھی مستعمل ہوا ہو جیسے ؎

یا صاحبے رحلے اقلا عذلی

جسکی ضرب مفعولن ہو۔

اور اسیطرح منہوک مقطوع بھی مستعمل ہوا ہو جیسے ؎

ویل ام سعد سعدا

اور ان دونون مین آیندہ کلام آئیگا۔

اور موحد کے لیے بیت ذیل وارد کی گئی ہو۔ ؎

قالت حبل

اور اس بیت کے بعد کی بیتون مین اشعار ذیل منقول ہوے ہین ؎

ما ذا النخل هذا الرجل
لما احتفل اہدے البصل

تنبیہ خلیل کے نزدیک مثلث اور اخفش کے نزدیک مثنی اور ابو اسحاق کے علاوہ جملہ عروضیین کے نزدیک موحد از قبیل اسجاع ہو اور داخل اشعار نہین ہو۔ اور نفی و اثبات مین کلام جانبین متقارب ہو۔

زحاف رجز

اس بحر کے ہر مستفعلن مین خبن اور طی اور خبل جاری ہوتا ہو اور مقطوع (مفعولن)

۳۷

مین جبن مستعمل ہو پس اس بحر مین چار زحاف جاری ہوتے ہین -

اول جبن جیسے سے

وطالما وطالما وطالما سقے بکف خالد واطعما

اس بیت کے جملہ ارکان مخبون (مفاعلن) ہین -

دوم طی جیسے سے

ما ولدت والدۃ من ولد اکرم من عبد مناف حسبا

اس بیت کے جملہ ارکان مطوی (مفتعلن) ہین -

سوم خبل جیسے سے

وثقل منع خیر طلب وعجل منع خیر تؤدہ

اس بیت کے جملہ ارکان مخبول (فعلتن) ہین -

چہارم ضرب مقطوع کا مخبون ہونا جیسے سے

لا خیر فیمن کف عنا شرہ ان کان لا یرجے لیوم خیر

اس بیت کی ضرب (م خیر) فعولن ہو باقی ارکان سالم ہین -

باب رمل

اس بحر کی اصل فاعلاتن چھ بار ہو - یہ بحر کبھی مسدس اور کبھی مربع مجزو مستعمل ہوتا ہو پس مسدس کیلیے ایک عروض ہو جسکے لیے تین ضربین مستعمل ہین -

پہلی ضرب سالم جیسے سے

ابلغ النعمان عنے مالکا انہ قد طال حبسے وانتظارے

اس بیت کی عروض محذوف (فاعلن) ہو اور باقی جملہ ارکان سالم ہین -

دوسری ضرب مقصور (فاعلان) جیسے سے

مثل سحق البرد عفی بعدک — القطر مغناہ فتاویب الشمال

اس بیت کی عروض محذوف اور ضرب مقصور ہو اور باقی اجزاء سالم ہین۔

تیسری ضرب محذوف جیسے ؎

قالت الخنساء لما جئتها — شاب بعدی رأس ہذا واشتہب

اس بیت کی عروض اور ضرب دونون محذوف ہین باقی ارکان سالم ہین۔

تنبیہ مصنف کہتے ہین کہ متنبی نے شعر ذیل ؎

انما بدر بن عمار سحاب — ہطل فیہ ثواب وعقاب

مین جو عروض سالم کا استعمال کیا ہو وہ بظاہر استعمال مستحدث ہوا اور کلام قدماء مین اُسکا استعمال نہین ہوا قول وفیہ مالا یخفی۔

اور مربع مین خلیل کے نزدیک ایک عروض سالم مستعمل ہو جسکے لیے تین ضربین ہین۔

پہلی ضرب مسبغ (فاعلیان) ہو جیسے ؎

یا خلیلی اربعا — واستخبرا رسما بعسفان

دوسری ضرب معرے ہو جیسے ؎

مقفرات دارسات — مثل آیات الزبور

اس بیت کے جملہ اجزاء سالم ہین۔

تیسری ضرب محذوف ہو جیسے ؎

مالما قرت بہ العینان من ہذا ثمن

اس بیت کی ضرب محذوف (فاعلن) ہو باقی اجزاء سالم ہین۔

تنبیہ بعض عروضیین نے مربع کے لیے عروض اور ضرب کا محذوف (فاعلن) ہونا بھی بیان کیا ہو جیسے ؎

بوس للحرب الّتی   غادرت قومی سدی

جسکی تقطیع بوس للحر فاعلاتن بلتی فاعلن غادرت قو فاعلاتن می سدی فاعلن۔ ہوتی ہو۔ اور اس بیت کے قبل یہ دو بیتین منقول ہوئی ہین ؎

یا لبکر لا تنوا   لیس ذا حین ونی

وارت الحرب رحی   فاو فغو ہا برحے

اور ان دونون بیتون کے بعد بوس للحراہ مذکور ہو۔

وزن مذکور مین اس قول کو ابو اسحاق نے اختیار کیا ہو۔ اور خلیل نے اسکو اصلا ذکر نہین کیا اور بہرامی نے اسکو مربع مدید مین شمار کیا ہو اور جار اللہ نے بھی اسی کی تبعیت کی ہو پس قول اول (جو مختار ابو اسحاق ہو) اسکے مجزو مسدس ہونے پر مبنی ہو بنا برعلیہ اسکی اصل فاعلاتن دوبار قرار پاتی ہو جس کا جزء دوم محذوف کیا گیا اور فاعلن کی طرف منقول ہوا اور قول دوم اسکے مشطور مثمن ہونے پر مبنی ہو بنا برعلیہ اسکی اصل فاعلاتن فاعلن دوبار قرار پاتی ہو جو اپنی حالت پر باقی ہو جیسا کہ بعد تامل معلوم ہوتا ہو اب ہمکو ان دونون قولون مین محاکمہ کرنیکا اختیار ہو۔

زحاف رمل

اس بحر کے ہر فاعلاتن (سالم) اور فاعلن (محذوف) اور فاعلان (مقصور) اور فاعلیان (مسبغ) مین خبن جاری ہوتا ہو اور فاعلاتن ضربی کے علاوہ ہر ایک فاعلاتن مین کف اور شکل بھی جاری ہوتا ہو اور فاعلاتن کے نون اور جزء مابعد کے الف مین معاقبہ ہو۔

بیت مخبون ؎

وازا راية مجد رفعت   نهض الفصلت اليها فحواها

اس بیت کی عروض (رفعت) مجنون محذوف (فعلن) ہو اور باقی جملہ ارکان مجنون (فعلاتن) ہین۔

بیت مکفوف سے

لیس کل من اراد حاجة   ثم جد فی طلابها قضاها

اس بیت کا وزن فاعلات فاعلات فاعلن فاعلات فاعلات فاعلاتن ہو جسکی عروض محذوف اور ضرب سالم ہو اور باقی ارکان مکفوف ہین۔

بیت مشکول سے

إن سعد البطل ممارس   صابر محتسب لما اصابه

اس بیت کا حشو مشکول (فعلات) اور عروض محذوف (فاعلن) ہو باقی اجزار سالم ہین۔ بیت مجنون مقصور (فعلان) سے

اصبحت کسری وامسی قیصر   مغلقا من دونه باب جدید

اس بیت کی عروض محذوف اور ضرب مجنون مقصور ہو باقی ارکان سالم ہین۔

بیت مسبغ مجنون سے

واصنجات فارسیات   وادم عربیات

اس بیت کی ضرب مجنون مسبغ (فعلیان) ہو باقی ارکان سالم ہین۔

باب سریع

اس بحر کی اصل مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہو۔ یہ بحر کبھی مسدس اور کبھی مثلث مشطور مستعمل ہوتا ہو پس مسدس کے لیے دو عروض ہین پہلی عروض مطوی مکسوف (فاعلن) جسکے لیے تین ضربین ہین۔

پہلی ضرب مطوی موقوف (فاعلان) ہو جیسے ؎

ازمان سلمی لا یری مثلہا　　　الراؤن فی شام ولا عراق

اس بیت کا وزن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلان ہو۔

دوسری ضرب مطوی مکسوف ہو جیسے ؎

ہاج الھوی رسم بذات الغضی　　　مخلولق مستعجم محول۔

جسکے عروض وضرب دونون مطوی مکسوف ہین ورباقی ارکان سالم۔

تیسری ضرب اصلم ہو جیسے ؎

قالت ولم تقصد لقیل الخنا　　　مہلا فقد ابلغت اسماعی

اس بیت کی عروض مطوی مکسوف (فاعلن) اور ضرب اصلم (فعلن) ہو باقی سالم۔

دوسری عروض مخبولہ مکسوفہ ہو اور اُسکے لیے ایک ضرب ہو اور وہ بھی مخبول مکسوف ہوتی ہو جیسے ؎

النشر مسک والوجوہ دنانیر　　　واطراف الاکف عنم

اس بیت کی ضرب وعروض دونون مخبول مکسوف ہین باقی ارکان سالم ہین۔

اور بعض عروضیین نے دوسری ضرب بھی نقل کی ہو جس سے اُسکا اصلم ہونا مراد ہو جیسے ؎

یا ایہا الزاری علی عمر　　　قد قلت فیہ غیر ما تعلم

جسکی عروض مخبول ومکسوف اور ضرب اصلم ہو اور باقی ارکان سالم ہین۔

تنبیہ اس ضرب کو اخفش وزجاج نے علیحدہ وارد کیا ہو اور خلیل نے اُسکو علیحدہ شمار نہین کیا اسلیے کہ خلیل کے نزدیک ضرب اصلم اور مخبول مکسوف مستعمل ہو اور اصلم اُس مین داخل ہو اور اس مخالفت مین اخفش وزجاج معذور نہین ہین۔

اور مشطور کے لیے دو عروض ہین اول موقوف جیسے ؎

یفضحن فی حافاتہا بالابوال

جس کا وزن مستفعلن مستفعلن مفعولان ہو سے

دوم مکسوف جیسے سے

یا صاحبی رحلی اقلا عذلی

جسکی ضرب مفعولن ہو مشطور کی عروض وضرب متحد ہین جیساکہ قبل ازین معلوم ہوا اور اس بیت کا رجز مقطوع العروض پر حمل کرنا مناسب نہین ہر اسلیے کہ اسصورت مین حرف وحرکت دوجزون کا ساقط ہونا لازم آیگا جیسے مستفعلن کا نون اور لام کی حرکت مراد ہو اور مشطور سریع پر حمل کرنے مین فقط حرف کا ساقط ہونا لازم آیگا اسلیے کہ تا مفعولات کی حرکت کے ساقط ہونیکا دائرہ کے سوا کسی مقام پر بحسب استعمال ظہور نہین ہوتا کیونکہ اُس کے حرف پر وقف کیا جاتا ہر پس گویا کہ اسکی حرکت دراصل ساقط ہو۔

زحاف سریع

اس بحر کے ہر مستفعلن مین خبن اور طی اور خبل جاری ہوتا ہر اور مفعولان اور مفعولن (مکسوف) مین فقط خبن جاری ہوتا ہر

بیت مخبون سے

اردمن الامور ما ینبغی ۔۔۔۔ وما تطیقہ وما یستقیم

اس بیت کی عروض مطوی مکسوف (فاعلن) اور ضرب مطوی موقوف (فاعلان) اور باقی ارکان مخبون (مفاعلن) ہین ۔

بیت مطوی سے

قال لہا وہو بہا عالم ۔۔۔۔ ویحک امثال طریف قلیل

اس بیت کی عروض وضرب بھی مثل سابق ہر اور باقی اجزا مطوی (مفتعلن) ہین

بیت مجہول سے

وبلدۃ قطعہ عامرۃ   وجمل حسرہ فی الطریق

جسکی عروض مطوی مکسوف (فاعلن) اور ضرب مطوی موقوف (فاعلان) ہو اور باقی اجزار مجہول (فعلتن) ہین۔

بیت جنن در عروض اولی (مفعولان موقوف) از مزاحف مشطور سے

قد عرفت ارو بے بقول افنا وجین

جس کا وزن مفتعلن مستفعلن فعولان ہو اس بیت کی عروض وضرب مخبون اور صدر وابتدا مطوی اور حشو سالم ہو۔

بیت خبن در عروض ثانیہ (مفعولن مکسوف) از مزاحف مشطور سے

وبلدۃ بعیدۃ النیاط

جسکا وزن مفاعلن مفاعلن فعولن ہو اس بیت کی عروض وضرب مخبون مفعولن (فعولن) اور صدر وابتدا وحشو مخبون مستفعلن (مفاعلن) ہو۔

باب منسرح

اس بحر کی اصل مستفعلن مفعولات مستفعلن دو بار ہو یہ بحر کبھی مسدس اور کبھی منہوک (مثنی) مستعمل ہوتا ہو پس مسدس کے لیے ایک عروض سالم ہو جسکی ایک ضرب مطوی مستعمل ہو جیسے یہ

ان ابن زید لازال مستعملا   للخیر یفشی فی مصرہ العرفا

جسکا وزن مستفعلن مفعولات مستفعلن مستفعلن مفعولات مفتعلن ہو اس بیت کی ضرب مطوی ہو اور عروض اور باقی ارکان سالم ہین۔

اس عروض کے لیے اشعار عرب مین دوسری ضرب بھی مستعمل ہو جس سے اُس کا

مقطوع ہونا مراد ہی جیسے ؎

ذاک وقد اذعر الوحوش بصلات الخد رحب لبانہ مجفر

جس کے تقطیع ذاکو قد مفتعلن اذعرالو فاعلات حوش بصل مفتعلن تلخد رح مستفعلن

بلبان فاعلات ہو مجفر مفعولن ہوتی ہی اس بیت کی ضرب (ہو مجفر)

مقطوع ہی اور عروض اور صدر اور حشو مطوی ہین اور ابتدا سالم ہی تنبیہ

اس شعر کے وارد کرنے سے فقط ضرب مقطوع کے مستعمل ہونے کا اظہار

مقصود ہی اگرچہ اوسکی عروض مطوی ہی اس لیے کہ عروض سالم اور ضرب

مقطوع کے مجتمع ہونے کی مثال کے وارد کرنیکی حاجت نہین ہی اوس کے

لیے شعر سابق کافی ہی پس اگر اوسمین لفظ العرفا بسکون را پڑہا جاے تو عروض

سالم اور ضرب مقطوع کے مثال ہوجائیگی۔

فاعلم ذلک ولا تلتفت الی ما یقال فی المقام من ان الموجود فی ہذا الشعر

ہو الضرب المقطوع مع العروض المطویۃ دون السالمۃ فلا یصلح شاہدا لما نحن فیہ

مع ذلک توضیح مطلب کے لیے عروض سالم اور ضرب مقطوع کی مثال بھی درج ذیل

ہی ؎

اکمنت من اہل الفضل متوجشا فانت فی اہل الجہل معدود

جس ضرب مقطوع اور ابتدا مخبون ہی اور عروض اور باقی اجزا سالم ہین۔

اور منہوک کے لیے دو عروض ہین اول موقوف جیسے ؎

صبرا بنی عبد اللہ

جس کا وزن مستفعلن (سالم) مفعولان (موقوف) ہی دوم مکسوف جیسے ؎

ویل ام سعد سعدا

جسکا وزن مستفعلن مفعولن (مکسوف) ہی۔ تنبیہ اس وزن کو بحر رجز کے منہوک

مقطوع پر محمول نہین کیا جس طرح کہ مشطور سریع کو مشطور رجز پر محمول نہین کیا لیکن اسکی وجہ وہ نہین ہی جو سابق مین مذکور ہوئی اس لیے کہ اس مقام پر تائی مفعولات آخر مین واقع نہین ہوئی لہذا اوس کا ساقط الحرکہ کے حکم مین شمار کرنا معقول ہوگا بلکہ اس مقام پر مفعولان (موقوف) کو مفعولات کے ساتھ ملحق کیا ہی کیونکہ مفعولات کا بعد کسف مفعولن کی طرف راجع کرنا صحیح ہی پس مفعولان پر بھی یہی حکم جاری کیا جائیگا۔

زحاف منسرح

اس بحر کے ہر مستفعلن اور مفعولات مین خبن اور طے اور خبل جاری ہوتا ہی البتہ جو مستفعلن کہ بعد مفعولات واقع ہوتا ہی اوسمین خبل جاری نہین ہوتا اور مفعولات اور مفعولن مین فقط خبن جاری ہوتا ہی بیت مخبون ؎

منازل عفاہن بذی الاراک کل وابل مسبل ہطل

جس کا وزن مفاعلن مفاعیل مفاعلن مفاعیل مفتعلن ہی اس بیت کی ضرب مطوی ہی اور باقی ارکان مخبون ہین بیت مطوی ؎

ان سمیۃ الرسی عشقت — قد حد ابوا دونہا وقد الفعوا

جس کا وزن مفتعلن فاعلات مفتعلن دوبار ہی اور جملہ ارکان مطوی ہین۔

بیت مخبول ؎

وبلد متشابہ سمتہ — قطعہ رجل علی جملہ

اس بیت کی عروض سالم اور ضرب مطوی ہی اور باقی اجزا مخبول ہین۔

بیت خبن۔

در مفعولان (موقوف) از منہوک ؎

یا منزلا لسو لاف

جس کا وزن مستفعلن فعولان (مخبون مفعولان) ہو۔

بیت مجنون در مفعولن (مکسوف) از منہوک سے

ہل بالدیار انس

ہم ناس من انس ہ ۱۲

جسکا وزن مستفعلن فعولن (مخبون مفعولن) ہو۔

باب الخفیف

اس بحر کی اصل فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دو بار ہو یہ بحر کبھی مسدس اور کبھی مربع مجزو مستعمل ہوتا ہو تین مسدس کیلیے دو عروض ہین عروض اولی سالم ہو جسکے لیے دو ضربین ہین۔

پہلی ضرب سالم جیسے ؎

حل اہلی ما بین درنی فبادو لی وحلت علویۃ بالسخال

جس کا وزن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دو بار ہو۔

دوسری ضرب محذوف ہو جیسے ؎

یالیت شعری ہل ثم ہل آتینہم ام یحولن من دون ذاک ارد ے

جسکی ضرب محذوف (فاعلن) ہو باقی ارکان سالم ہین۔

عروض ثانیہ محذوف ہو جسکے لیے ایک ضرب محذوف مستعمل ہو جیسے ؎

ان قدرنا یوما علے عامر ننتصف منہا ونترکہ۔

جسکا وزن فاعلاتن مس تفع لن فاعلن دو بار ہو۔

اور مربع مجزو کے لیے ایک عروض سالم ہو جسکے لیے دو ضربین مستعمل ہین۔

پہلی ضرب سالم جیسے ؎

لیت شعری ماذا تری ام عمرو فی امرنا۔

جس کا وزن فاعلاتن مس تفع لن دو بار ہو۔

دوسری ضرب مقصور مخبون جیسے

کل خطب انظم تکو نوا غضبتم یسیر

جسکی تقطیع کل خطبن فاعلاتن انظم تکو مس تفع لن نو غضبتم فاعلاتن یسیر فعولن ہوتی ہو اس ضرب کا خلیل کے نزدیک مردف بالمد ہونا لازم ہو۔ تنبیہ بعض عروضیین نے اس فعولن کو خبن مس اور کسف تفع پر محمول کیا ہو۔ اور اسکے خبن و قصر پر محمول کرنیکو تخطیہ کیا ہو کیونکہ اس مقام پر قصر کرنا علم قافیہ مین روی کے جزو وتد ہوجانیکو مستلزم ہو جو اسوقت لام فعولن ہو اور دراصل عین تفع تھا اور وصل روی کے جزو سبب ہونیکو مستلزم ہو جو اسوقت مین نون فعولن ہو حالانکہ اسکے لیے کوئی نظیر نہیں ہو اسلیے کہ روی اور وصل کا جزو واحد سے ہونا لازم ہو خواہ وہ جز سبب ہو یا وتد اس رلطے (فعولن مذکور کا خبن وکسف پر محمول کرنا) کی بنا پر وتد کا غیر آخر مین ہونا لازم آتا ہو حالانکہ اسکے لیے بھی کوئی نظیر نہیں ہو جیسا کہ بحر مضارع کے زحاف فاع لاتن مین تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہو اسلیے کہ فاع کا مکسوف کرنا درست نہیں ہو کیونکہ وہ آخر مین واقع نہیں ہوا البتہ اس فعولن کے قطع پر محمول کرنیکا امتناع ظاہر ہو اسلیے کہ اس مقام پر وتد مجموعی مفقود ہوا اور قطع کا بدون وتد متحقق ہونا معقول نہیں ہو کیونکہ اُس سے وتد مجموعی کے ساکن کا ساقط کرنا اور متحرک ماقبل کا ساکن کرنا مراد ہوتا ہو جیسا کہ مستفعلن متصل مین تامل کرنے سے معلوم ہوا ہو

زحاف خفیف

اس بحر کے ہر فاعلاتن اور مستفعلن مین خبن اور کف اور شکل جاری ہوتا ہو لیکن کن ضربی مین کف اور شکل جاری نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اس صورت مین روی کا متحرک

ہونا لازم آتا ہی حالانکہ وہ ہمیشہ ساکن ہوتی ہی اور فاعلن مین جحف اور فاعلاتن مین تشعیث جاری ہوتی ہی اور اسیطرح فاعلاتن عروضی مین بھی تشعیث جاری ہوتی ہی جو فقط تصریع کے ساتھ مخصوص ہی اور فاعلاتن کے نون اور مس تفع لن کے سین مین اور مس تفع لن کے نون اور فاعلاتن یا فاعلن کے الف مین معاقبہ ہی پس اُس مین جحف وکف کا یکجا استعمال کرنا درست نہوگا اور اسیطرح نون فاعلاتن اور الف فاعلاتن مین بھی عند القصاحب معاقبہ ہوتا ہی تنبیہ عروضیین نے وقوع تشعیث کی کیفیت مین اختلاف کیا ہی اور اُسمین کئی قول ہین پہلا قول وتد کے متحرک اول (ع) کا ساقط ہونا اس تقدیر پر وزن مشعث فالاتن باقی رہتا ہی جو مفعولن کی طرف منقول ہی جس کا مستند تشبیہ بالخرم ہی اسلیے کہ خرم سے بھی وتد کے متحرک اول کا ساقط کرنا مراد ہوتا ہی اس قول کو اخفش کا اختیار کرنا منقول ہوا ہی دوسرا قول وتد کے متحرک دوم (ل) کا ساقط ہونا اسلیے کہ وہ آخر سے اقرب ہی اور آخر محل حوادث ہوا کرتا ہی اس تقدیر پر وزن مشعث فاعاتن قرار پاتا ہی بعد ازان مفعولن کی طرف منقول ہی اس قول کو خلیل نے اختیار کیا ہی تیسرا قول وتد کے حرف ساکن (الف) کا ساقط ہونا اور اُس کے متحرک دوم (ل) کا ساکن ہونا اس تقدیر پر وزن مشعث فاعلتن (بسکون لام) ٹھہرتا ہی اور مفعولن کی طرف راجع ہوتا ہی جسکا مستند تشبیہ بالقطع ہی اسلیے کہ قطع بھی وتد کے آخر مین واقع ہوتا ہی اور یہ قول قطرب کی طرف منسوب ہی چوتھا قول ماقبل وتد کے ساکن (الف فا) کا بواسطہ جحف ساقط ہونا اور اول وتد (ع) کا ساکن ہونا اس تقدیر پر وزن مشعث فلاتن (بسکون عین) مقرر ہوتا ہی بعد ازان مفعولن کی طرف نقل کیا جاتا ہی اس تصرف کا مستند تشبیہ بالاضمار اور تشبیہ فعلا (جو فلاتن مین واقع ہی) بالفاصلہ کو قرار دیکتے ہین جیسا کہ متفاعلن مین موجود ہی اور اس قول کو زجاج نے اختیار کیا ہی۔

باقی رہا بعد ازان فعلا کو فاصلے سے تشبیہ دیکر اسکی عین کو بمشابہت اضمار ساکن کیا ۱۲

اقول ہذا القول مما ارتضاه المحقق الطوسی اعلی اللہ مقامہ وعبر عنہ بالمخبون المسکن واعترض علی الاول بان الخرم لایجری الا فی الحرف الاول من الوتد الواقع فی اول المصراع وعلی الثانی بان اسقاط المتحرک الثانی من الوتد المجموع مما لا نظیر لہ وعلی الثالث بان القطع لایجری الا فی آخر الرکن من الوتد الواقع فی آخر المصراع وانت تعلم ان بناء الاعتراض علی ادراجہم التصرف المذکور فی الخرم او القطع ادراجا حقیقیا مع ان مرادہم من ادراجہ فیہما ہو التشبیہ بہما لا الادراج الحقیقی کما صرح بہ المصنف والاخیر وعلی ما ارتضاہ ایضا ان الاضمار والتشکین لایجری الا فی السبب الثقیل والفاصلۃ دون الوتد وتعمیم التشکین بحیث یشمل الوتد مع کونہ اصطلاحا جدیدا لا داعی الیہ۔ وعدم وجود النظیر لما اختارہ الخلیل لایوجب بطلانہ کما مر نظیر ذلک فی الضرب المقصور من مجزوء الخفیف آنفا فتأمل ومن ہنا ینقدح عدم حامل تو تی علی اختراع تشکین المخبون فان القدر المسلم من التصرف المذکور ہو ارجاع فاعلاتن الی مفعولن بای وجہ کان وان لم یندرج فی شیٔ من الزحافات المعروفۃ حقیقۃ والاقوال المذکورۃ من قبیل ابداء المناسبات بعد الوقوع ولعلہ یاتی فی باب المتدارک ما یتعلق بالمقام انشاء اللہ تعالی فتأمل جیدا۔

بیت مخبون سے

دفوادی کعہدہ بسلیمی — بہوے لم یزل ولم یتغیر

جسکا وزن فعلاتن مفاعلن فعلاتن دو بار ہوا اور جملہ ارکان مخبون ہیں

بیت مکفوف سے

یا عمیر ما تظہر من ہواک — او تجن یستکثر حین یبدو

جسکی ضرب سالم ہوا در باقی ارکان مکفوف ہیں

بیت مشکول ومشعث سے

ان قومی جحاجحۃ کرام — متقادم مجدہم اخیار

٥٠

جسکی تقطیع استفعلن فاعلاتن ہجاج ہم فاع ل شکر امو فاعلاتن متقاد فعلات منجد ہم مس
تفع لن اختیار مفعولن ہی اس بیت کا صدر اور عروض اور حشو دوم سالم ہوا اور حشو اول در
ابتدا مشکول ہوا اور ضرب مشعث ہی۔

بیت خبن در فاطین عروضی وضرب سے

بیناہن بالاراک معا　　اذا اتی راکب سے بجملہ

جسکا وزن فاعلاتن مفاعلن فعلن دو بار ہی اس بیت کا صدر اور ابتدا سالم ہی اور
دونون حشو مخبون اور ضرب و عروض محذوف مخبون ہین۔

تنبیہ بیت مشکول کو مصنف نے بیان نہین کیا اسلیے کہ بیت مشکول مشعث اس سے
مستغنی ہی لیکن توضیح مطلب کے لیے بیت مشکول بھی درج ذیل ہی سے المحررہ

ان فی حب الغانیات مفاخرہ　　قد عدا لکمت من اہل عقل

جسکی عروض مشکول ہی اور باقی ارکان سالم ہین۔

بابُ المضارع

اس بحر کی اصل مسدس ہی جس سے مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار مراد ہی لیکن
ہمیشہ مربع مجزو مستعمل ہوتا ہی جسکی عروض وضرب دونون سالم ہوتی ہین جیسے سے

دعانی الی سعاد　　دواعی ہوی سعاد

(مجھکو سعاد کی طرف اسکی محبت کے اسباب داعی ہوئے ۱۲)

اس بیت کی عروض وضرب سالم اور صدر و ابتدا مکفوف ہی۔

زحاف مضارع

اس بحر کی فاع لاتن عروضی مین کف اور مفاعیلن مین قبض جاری ہوتا ہی۔
جیسے سے

و قد رئیت الرجال فما ارے مثل عمرو
مین نے بہت سے مردون کو دیکھا لیکن عمرو کے مانند کسی شخص کو نہین دیکھا ہو

جسکا وزن مفاعلن فاعلات مفاعلن فاعلاتن ہو اس کا صدر و ابتدا مقبوض اور عروض مکفوف ہو اور ضرب سالم ہو۔

تنبیہان

(۱) مفاعیلن کی ی اور ن مین مراقبہ ہو پس اُن دونون کا ساقط کرنا یا دونون کا باقی رکھنا صحیح نہوگا۔

(۲) فاع لاتن مین جبن و شکل جاری نہین ہوسکتا اسلیے کہ جبن کا مستدعی سبب ہونا قبل ازین معلوم ہوچکا ہو۔ اور مفاعیل (مکفوف) صدری مین خرب اور مفاعلن (مقبوض) صدری مین شتر جاری ہوتا ہو۔

بیت احزب سے

قلنا لہم وقالوا   وکل لہ مقال

جسکا وزن مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن ہو اس بیت کی عروض و ضرب دونون سالم ہین اور صدر احزب اور ابتدا مکفوف ہو۔

بیت اشتر سے

سوف اہدی لسلمی   ثناءً اعلی ثناء

جسکی تقطیع سوف آہ فاعلن دی لسلمی فاع لاتن ثناءن ع مفاعیل لا ثناءن فاع لاتن ہو اس بیت کا صدر اشتر۔ عروض و ضرب سالم۔ ابتدا مکفوف ہو۔

باب مقتضب

اس بحر کی اصل مسدس ہو جس سے مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار مراد ہو لیکن مجزو مربع مستعمل ہوتا ہو اور اسکی عروض و ضرب دونون مطوی ہوتے ہین۔

جیسے ؎

یقولون لا تبعدوا   وہم یدفنونہم

اس بیت کا وزن مفاعیل مفتعلن مفاعیل مفتعلن ہو جسکی عروض وضرب کا وزن مطوی اور صدر و ابتدا مخبون ہین جو مفعولات کے خبن وطی بین مراقبہ ہو۔

مراقبہ مفعولات کے زحاف مین احد الجانبین خبن ہو جیسا کہ بیت سابق مین معلوم ہوا اور جانب آخر طی ہو جیسے ؎

اعرضت فلاح لہا   عارضان کالبرد

جسکی تقطیع اعرضت ف فاعلات لاح لہا مفتعلن عارضان فاعلات کلبرد ی مفتعلن ہو اس بیت کا صدر و ابتدا مطوی مفعولات اور عروض و ضرب مطوی مستفعلن ہو

باب المجتث

اس بحر کی اصل مسدس ہو جس سے مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار مراد ہو لیکن مجزو مربع مستعمل ہوتا ہو جسکی عروض اور ضرب دونون سالم ہوتے ہین۔
جیسے ؎

البطن منہا خمیص   والوجہ مثل الہلال

اس بیت کا وزن مس تفع لن فاعلاتن دو بار ہو۔

زحاف مجتث

اس بحر کی ہر مس تفع لن اور فاعلاتن مین خبن اور کف اور شکل جاری ہوتا ہو

البتہ فاعلاتن ضرب مین کف اور شکل جاری نہین ہوسکتا ہان اُس مین بعض عروضیین کے نزدیک تشعیث جاری ہوتی ہو اور مس تفع لن کے سین اور نون مین معاقبہ ہو- اور اُس مین طی وخبل کے لیے مجال نہین ہو جس کی وجہ معلوم ہو چکی اس لیے کہ اس مقام پر حرف رابع کا ساکن وتد ہونا واضح ہو اور طے سے رابع سببی کا ساقط کرنا مراد ہوتا ہو-

بیت مجنون ؎

ولو علقت بسلمی علمت ان ستموت

جس کا وزن مفاعلن (مجنون مستفعلن) فعلاتن (مجنون فاعلاتن) دو بار ہو-

بیت مکفوف ؎

ماکان عطاؤہن الاعدۃ ضمار

جس کا وزن مس تفع ل فاعلات مس تفع ل فاعلاتن ہو اس کی ضرب سالم اور باقی اجزاء مکفوف ہین-

بیت مشکول ؎

اولٰئک خیر قوم اذا ذکرا الخیار

جس کا وزن م فاع ل فاعلاتن دو بار ہو اور عروض وضرب سالم اور صدر وابتدا مشکول ہین-

بیت مشعث ؎

لم لایعی ما اقول ذوالسید المامول

اس بیت کا وزن مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن مفعولن جس کی ضرب مشعث ہو باقی سالم-

اس بحر کی اصل فعولن آٹھ بار ہے یہ بحر کبھی مثمن (جو اصل ہے) اور کبھی مسدس مجزو مستعمل ہوتا ہے پس مثمن کے لیے ایک عروض سالم ہے جسکی چار ضربیں ہیں۔

پہلی ضرب سالم ہے جیسے ؎

فاما تمیم تمیم بن مر   فالفاہم القوم روبی نیاما

جس کا وزن فعولن آٹھ بار ہے اور جملہ اجزا سالم ہیں

دوسری ضرب مقصور جیسے ؎

ویاوی الی نسوہ بائسات   وشعث مراضیع مثل السعال

جسکی ضرب مقصور (فعول) ہے باقی ارکان سالم ہیں۔

تیسری ضرب محذوف جیسے ؎

واروی من الشعر شعرا عویصا   ینسی الرواۃ الذی قد رووا

اس بیت کی ضرب محذوف (فعل) ہے باقی اجزا سالم ہیں۔

چوتھی ضرب ابتر جیسے ؎

خلیلی عوجا علی رسم دار   خلت من سلیمی ومن میّہ

جسکی ضرب ابتر (فع یا فل) ہے باقی اجزا سالم ہیں۔

تنبیہ خلیل نے بیت سالم الضرب کی عروض میں حذف وقصر کی اجازت دی ہے اور ایک جماعت نے اسکا انکار کیا ہے۔ خلیل کے لیے جواز حذف کا شاہد شعر ذیل ہے ؎

لیبت اناسا فنیتھم   وکان الالہ ہو المستآسا

جس کا وزن فعول فعولن فعولن فعل فعولن فعول فعولن فعولن ہے اس کی عروض محذوف (فعل)

ص روبی جمع رائب جون بلکی جمع یا لک اور ہو جمع رویان وہو الکسران من النوم ۱۲

اور ضرب سالم ہو اور صدر اور ابتدا کا حشو مقبوض ہو۔ اور جواز قصر کا
شاہد شعر ذیل ہے ؎

فرمنا القصاص وکان التقاص عدلا وحقا علی المسلمینا

جسکی عروض تقاص بسکون ہو جو مقصور رہی۔ لیکن غیر خلیل نے اس شعر مین لفظ
وکان القصاص نقل کیا ہو اس بنا پر اُسکی عروض قصا ہوگی جو محذوف ہو۔
اور جواز قصر کے شاہد مین بیت ذیل بھی منقول ہوئی ہو۔

ولولا خداش اخذت دواب ۔ سعد ولم اعطہ ما علیہا

جسکی عروض دواب بسکون ہو جو مقصور ہو لکن اس شعر مین لفظ جمالات سعد
بھی نقل کیا گیا ہو اس تقدیر پر اُسکی عروض سالم ہوگی
اور مسدس کے لیے ایک عروض محذوفہ مستعمل ہو جسکی دو ضربین ہین۔
پہلی ضرب محذوف جیسے ؎

امن دمنۃ اقفرت ۔ لسلمی بذات الغضا

جسکا وزن فعولن فعولن دو بار ہو اور عروض و ضرب دونون محذوف ہین۔
دوسری ضرب ابتر جیسے ؎

تعفف ولا تبتئس ۔ فما یقض یاتیکا

جسکا وزن فعولن فعولن فَعَل فعولن فعولن فع ہو اور عروض محذوف (فعل)
اور ضرب ابتر (فع) ہو۔

زحاف متقارب

اس بحر کی ہر فعولن مین قبض جاری ہوتا ہو البتہ فعولن ضربی کا مقبوض کرنا صحیح

نہین ہو۔ اور خلیل کے نزدیک اُس فعولن کا مقبوض کرنا بھی صحیح نہین ہو جو ضرب ابتر (فع) کے قبل واقع ہو اور فعولن عروضی مین حذف جاری ہوتا ہو اور فعولن صدری مین ثلم اور ثرم بھی جاری ہوتا ہو۔

بیت مقبوض سے

اتانا فجاد وساد فزاد   وقاد فذاد وعاد فافضل

جسکی ضرب سالم ہو باقی جملہ ارکان مقبوض ہین۔

بیت اثلم سے

لولا خداش اخذنا جمالات سعد ولم نعطہ ما علیہا

اس بیت کا صدر (لولا) اثلم (فعلن جو مخروم فعولن ہی) اور باقی ارکان سالم ہین

بیت اثرم سے

قلت سداد المن جار یسری   فاحسنت قولا واحسنت رایا

جس کا صدر (قلت) اثرم (فعل جو مخروم فعولُ ہی) ہو اور باقی جملہ ارکان سالم

الحمد للہ کہ بحور خمسۃ عشر کے احوال ختم ہوئے اب اس مقام پر کئی فائدے مذکور ہوتے ہین۔

پہلا فائدہ جبکہ کسی شعر کی تقطیع من جملہ بحور مذکورہ کسی بحر پر منطبق نہو تو اُس کے صدر یا ابتدا مین کبھی نقصان خرمی کا فرض کرنا اور کبھی زیادتِ خزمیہ کا فرض کرنا سزاوار ہوگا اور زیادتِ خزمیہ بحکم استقرا چار حرف تک واقع ہوئی ہے پس اگر تصرف مذکور کے بعد اُسکا وزن مستقیم ہوجاے فبہا والا اُسکے شعر ہونے یا اوزانِ استقرائیہ سے خارج ہونیکا حکم کیا جائیگا۔

دوسرا فائدہ استقرا کرنے سے اشعار عرب کا اوزان مذکورہ مین منحصر ہونا معلوم ہوتا ہو پس اگر کسی شعر کا ان اوزان سے خارج ہونا معلوم ہوجاے تو وہ

یسمی المترادف او یکون بینھما حرف واحد متحرک ویسمی المتواتر او حرفان متحرکان ویسمی المتدارک او ثلاثۃ احرف متحرکات ویسمی المتراکب او اربعۃ ویسمی المتکاوس ولا مزید علی الاربعۃ

از قبیل شواذ ہوگا جیسا کہ اغلب یا جملہ استقراءات مین اتفاق ہوتا ہی مع ذلک اگر کوئی بحر یا عروض یا ضرب یا زحاف علی سبیل الندرۃ فرض کیا جاے تو وہ بھی اوزان مذکورہ پر متفرع ہوگا جسطرح کہ بحر متقارب پر بحر متدانی (متدارک) جس سے فاعلن آٹھ بار مراد ہو متفرع ہوتا ہی جیسے ؎

زارنی زورۃ طیفہا فی الکرے ۔۔۔ فاعترانی لمن زارنی ما اعترے

اس بحر کا متقارب پر متفرع ہونا اوسیطرح واضح ہی جس طرح کہ اوس کے زحافات کا زحافات متقارب پر متفرع ہونا جیسے شعر ذیل مین خبن جسکے بعد فعلن بتحریک عین باقی رہتا ہی ؎

اشجاک تشتت شعب ہواک ۔۔۔ فانت لہ ارق وصب

جس کا وزن فعلن آٹھ بار ہی اور جملہ ارکان مخبون ہین ۔ اور قول ذیل مین قطع سے ۔

ان الدنیا قد غرتنا ۔۔۔ واستہوتنا واستلہتنا

جس کا وزن فعلن آٹھ بار ہی اور جملہ ارکان مقطوع ہین اور بعض عروضیین نے اس کو داخل شعر نہین کیا ہی ۔

تنبیہ مصنف کے اس کلام سے قطع کا صدر و ابتدا و حشو مین بھی جاری ہونا مستفاد ہوتا ہی اسلیے کہ شعر مذکور کے اجزاء ثمانیہ کا وزن فعلن (بسکون عین) آٹھ بار ہی اور دیگر اہل فن کے کلام سے بھی تعمیم مفہوم ہوتی ہی لیکن محقق طوسی قدس سرہ نے اسکی مخبون مسکن کے ساتھ تعبیر کی ہی اور جریان قطع کو فقط رکن عروضی و ضربی کے ساتھ مخصوص فرمایا ہی حیث افاد وعروضیان این رکنہارا مقطوع خوانند و آن سہو است چہ قطع جز در عروض و ضرب نیفتد انتہی کلامہ رفع فی الخلد مقامہ قول لعل القول بتخصیص القطع بالرکن العروضی والضربی مما تفرد بہ الخلیل واتباعہ ممن لم یعتبر ہذا البحر ولا ریب

ان القطع فیما استقراٗہ الخلیل من البحور الخمسۃ عشر لم یتحقق فی غیر العروض والضرب بحکم الاستقراء والتتبع فصح القول بانہ لایجری فی غیرہما واما علی رای الاخفش و من یحذو حذوہ ممن اعتبر ہذا البحر فیمکن القول بعموم مرارکان الشعر باسرہا اذ اشتمال ہذا البحر علی فعلن (بسکون العین) امر معلوم ولایصلح ادراجہ الا فی القطع وحینئذ لاحاجۃ الی اختراع اصطلاح آخر من المخبون المسکن کما فعلہ المحقق العلام اسکنہ اللّٰہ تعالیٰ دار السلام ولعلک دریت مما ذکرنا ان التشاجر فی المقام من قبیل النزاع اللفظی فتامل جیدا اور اسی طرح مسدس متدارک میں بھی کلام جاری ہوتا ہے جیسے ؎

قف علی دار ساہت الدمن بین اطلالہا فابکین

منزل ہمائے گمشدہ پر اسکے آثار باقیہ کے درمیان قیام کرکے گریہ کرو ۱۲

جسکا وزن فاعلن چھ بار ہے۔

اسیطرح متاخرین نے جن بحور و اوزان کا استخراج کیا ہے اور انکے لیے اسماء متفرقہ مقرر کیے ہیں اور انھوں نے اسباب میں خلیل کے تتبع کی ہے وہ بھی اوزان مستقرہ پر متفرع ہوسکتے ہیں اور انکے مخارج و مداخل مخفی نہیں رہ سکتے جیساکہ بعد تامل معلوم ہوتا ہے۔

تیسرا فائدہ علم عروض ایسا فن ہے جسمیں طبع سلیم کے لیے اختصار و اطناب کرنا ممکن ہے اسلیے کہ اس فن کی زیادتی کسی حد پر منتہی نہیں ہوسکتی پس طبع سلیم جسقدر چاہے اسمیں زیادتی کرسکتی ہے۔

چوتھا فائدہ فن عروض میں فروع و لواحق کی فقط نقصان پر بنا ہے جیساکہ مجزو۔ مشطور۔ منہوک موقد۔ مضمر وغیرہ وغیرہ تصرفات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ جملہ تصرفات کی نقصان حرف یا اسقاط حرکت پر بنا ہے۔ اور مذال مسبغ۔ مرفل میں اگرچہ بظاہر زیادتی پر بنا معلوم ہوتی ہے لیکن بعد تامل انکا بھی نقصان پر مبتنی ہونا واضح ہوتا ہے اسلیے کہ اذالہ و تسبیغ اُسی جگہ جاری ہوتے

ہین جہان پر کوئی جز ساقط ہوتا ہو پس یہ زیادتی اُس جزو ساقط کا عوض قرار دی جایگی۔ بنا رعلیہ اصول افاعیل کی لماں پراور فروع کی نقصان پر بنا کی جائیگی اور ظاہر اصل کا فرع پر مقدم کرنا لازم ہوگا پس ایسے ہی اعتبارات کی وجہ سے اس باب مین اکمل فالاکمل کا مقدم کرنا مناسب سمجھا گیا ہو۔ اس بیان سے دائرہ مختلفہ کے باقی دائرون پر مقدم کرنے کا سبب واضح ہوجاتا ہو اسلیے کہ دائرہ مذکورہ کے بحور باعتبار حروف کامل تر ہین کیونکہ ان بحور مین سے ہرایک بحر اڑتالیس حرفون پر مشتمل ہو۔ اسی طرح دائرہ منفردہ کے موخر کرنیکا سبب بھی مستفاد ہوا اسلیے کہ عدد حروف مین باقی بحور کی بہ نسبت اس دائرہ کا بحر (متقارب) ناقص تر ہو کیونکہ وہ فقط چالیس حرفون پر مشتمل ہو۔ بعدازان موتلفہ کے باقی دونون دائرون (مجتلبہ و مشتبہہ) پر مقدم کرنیکی وجہ بھی واضح ہوجاتی ہو اسلیے کہ عدد حرکات مین دائرہ مذکور کے بحور کامل ترہین کیونکہ اُسکا ہرایک بحر تیس حرکتون پر مشتمل ہو بخلاف باقی دونون دائرون کے کہ اُن مین ہرایک بحر چوبیس حرکتون پر مشتمل ہو اور اُس مین سکون پر حکم عدم جاری کیا جاتا ہو لہذا اُسکا مقابل حرکت وضع کرنا درست نہو گا۔ بعدازان چونکہ دائرہ مجتلبہ اور موتلفہ مین مزید تناسب موجود تھا اسلیے کہ ان دونون مین سے ہرایک کی بیت چھ دورون مین تمام ہوتی ہو لہذا موتلفہ کے بعد مجتلبہ کا بیان کرنا انسب ہوا پس مجموع دوائر بترتیب ذیل مقرر ہوے۔

(۱) مختلفہ (۲) موتلفہ (۳) مجتلبہ (۴) مشتبہہ (۵) منفردہ۔ **طویل** کو مدید و بسیط پر اسلیے مقدم کیا کہ مدید و بسیط کے جزواول (فاعلن) کی بہ نسبت اُس (طویل) کا جزواول (فعو) کامل تر ہو۔ اور ہزج کو رجز ورمل پر بھی اسی لیے مقدم کیا اور کامل کو وافر سے اسلیے موخر کیا کہ صحت اضمار (تا رمتفاعلن کا ساکن کرنا)

کی وجہ سے وہ (کامل) اُن بحور کے حکم مین داخل ہوجاتا ہی جن کا جزو اول سبب خفیف ہی جیسے مستفعلن اور اُس (کامل مضمر) پر اجرا خبن کا صحیح ہونا اس امر (کامل کا مستفعلن مین داخل ہوجانا) کی تائید کرتا ہوا اور اسی طرح اُس (کامل) کے مضمر مخبون (مفاعلن) کا مخبون مستفعلن (مفاعلن) کی طرح قبول خزم سے امتناع بھی اسی امر کی تائید کرتا ہو اسلیے کہ مخبون مستفعلن کا مخزوم کرنا قرین صواب نہین ہو جس پر نحوی متقن مطلع ہوسکتا ہو اسلیے کہ وہ ضمیر علیک کو مبنی بر سکون نہین کرتا کیونکہ وہ (ضمیر علیک) ابتداء بساکن کے حکم مین داخل ہو یا اُس پر صرفی ماہر متنبہ ہوسکتا ہو اسلیے کہ وہ الف کے حشو کلمہ مین لاحق کرنیکو تجویز نہین کرتا ورنہ اُس کا قابل حرکت ہونا لازم آئیگا یا اُس پر صاحب طبع سلیم واقف ہوسکتا ہو اسلیے کہ وہ ایسے امر کے محال ہونیکا حکم کرتا ہو جو کسی محال حکمی کی طرف موذی ہو۔ اور خبلو گون

نے کہ مخبون مستفعلن کے مخزوم کرنیکو تجویز کیا ہو اُنھوں نے شعر ذیل کے ساتھ استشہاد کیا ہے

ہل جدید علی الایام من باق ؛ ام ہل لما لا یقیہ اللہ من واق

جسکا رکن صدری (ہل جدی) آخرم مخبون (فاعلن) اور عروض وضرب مقطوع (فعلن) ہو اور باقی ارکان سالم ہین **لیکن** یہ رائے (مخبون مستفعلن کا مخزوم کرنا) خطا ہو جسکی وجہ مذکور ہوئی اور شعر مذکور از قبیل شواذ ہو **تنبیہ** ہذا التصرف الصدری فی الشعر المذکور نظیر التصرف العروضی فی الشعر المخبون العروض المنسوب الی اُستاذ البشر والعقل الحادی عشر قدس اللہ نفسہ الزکیۃ ؎

لو ان عبدا اتی بالصالحات غدا ؛ و ود کل نبی مرسل وولی

فان لبعض اہل العصر ممن لا یزال تخیل سحار ذوی الفضل ویسعی فی حط اقدارہم البازغ شموسہا علی الجبل والسہل طالما انشدہ واثبتہ باسقاط غدا وجعل تاء الصالحات موصولۃ بالیاء الاشباعیۃ وکانہ مع رغبتہ عن الفن بالمرۃ ومیلہ عنہ بالکلیۃ جعل رکنہ العروضی مقطوعا محذوفا او احذا ومخبونا مضمرا محذوفا او مخذوفا مخبونا مسکنا **ولا یکاد** یسبر غور ہذا الفکر المحیط حیث استخرج ما اہملوہ فی فروع الخماسی من مثمن البحر البسیط ولنعم ما قیل

تروح الی العطار تبغی شبابہا ؛ ولا یصلح العطار ما افسد الدہر

اور بحر سریع کو اسلیے مقدم کیا کہ اُسکا دائرہ وتد مفروق پر مشتمل ہو اور باقی دوائر اُس کو

متضمن نہین ہین اور ارتکاب مخالف کی طرف بدون عذر رجوع کرنا صحیح نہین ہو اور وہ (وتد مفروق) بحر سریع مین بر وجہ کمال متحقق ہو اسلیے کہ ارکان سریع کا اسطرح مولف کرنا ممکن نہین ہو جسکی وجہ سے اُسکا وتد مفروق اپنے مفروق ہونے سے وتدِ مجموع یا سبب خفیف کی طرف راجع ہوجاے اور باقی بحور کے وتد مفروق کا سبب خفیف یا وتد مجموع کی طرف ارجاع ہو سکتا ہو جیسا کہ بعد تامل معلوم ہوتا ہو لہذا سریع کا مقدم کرنا لازم ہوا فتامل۔

اور بحر مضارع اگرچہ اپنے جزو اول (مفاعیلن) کے کامل تر ہونیکی وجہ سے دائرہ مشتبہہ کے باقی جملہ بحور پر مقدم ہونیکا استحقاق رکھتا تھا لیکن اُسکے اجزا مین نقصان کے لازم ہونے کی وجہ سے اُسکا استحقاق ضعیف ہوگیا اسلیے کہ وہ (مضارع) ہمیشہ مجزو اور مراقبہ کی حالت مین مستعمل ہوتا ہو اسی لیے سریع و خفیف و منسرح سے مؤخر کیا گیا البتہ اُسکا جزو اول کے تمام تر ہونیکی وجہ سے مقتضب و مجتث پر مقدم کرنا مناسب ہوا کیونکہ بحسب استعمال مجزو مربع ہونے مین وہ دونون اور مراقب (جسمین مراقبہ ہو) ہونے مین خصوص مقتضب اُس (مضارع) کا شریک ہو۔

خاتمہ اگر بحر وافر مثمن فرض کیا جاے جسکی امرء القیس کا شعر ذیل سے

خیال ہاج لی شجنا فبت مکابدا حزنا عمید القلب مرتھنا بذکر اللھو والطرب

تائید کرتا ہو تو اُس سے جملہ بحور کا استخراج کرنا ممکن ہو۔

پس غیر مشتمط مین اُسکے مسدس کا مجزو کے ساتھ اور مربع کا مشطور کے ساتھ الحاق کیا جاے (اگرچہ یہ ظاہر صناعت کے خلاف ہو) بعد ازان اُس سے کامل مثمن کا استخراج کیا جاے اور اُس کے مسدس کا مجزو کے ساتھ اور مربع کا مشطور کے ساتھ الحاق کیا جاے۔ بعد ازان معصوب وافر سے ہزج مثمن نکالا جاے اور

ع؎ واضح ہو کہ اس مقام پر نسخ کتاب مختلف ہین پس بعض مین ولحق مسدسہ فی غیر المشمط

اُسکا دائرہ مقرر کیا جاوے۔ بعد ازان مثمن ہزج کے سبب اوّل سے ابتدا کیجا شے اور رجز مثمن کا استخراج کیا جاوے بعد ازان ہزج کے وتد مجموع کو اُسکے دونون مر بالمجزو مرقوم ہو اور بعض آخرین و یلحق مسدسہ بالمجزو مکتوب ہو اور نسخۂ اولی کی بنا پر مثمن دافر کے مسمط کا مجزو فرض کرنا صحیح نہیں ہوگا لکن بظاہر اس قید کی حاجت نہیں ہو اس لیے کہ مسمط مین بھی غیر مسمط کی طرح اُس کے مسدس کا مجزو کے ساتھ ملحق کر دینا ممکن ہو خواہ اجزاء مسمط کی بیت کے ساتھ تعبیر کی جاوے یا مصرع کے ساتھ بہر حال نفس مسمط اس فرض والحاق سے مانع نہیں ہو سکتا توضیح ذلک ان المسمط ما فیہ مصرع او بیت یلتزم فیہ قافیۃ واحدۃ تخالف قوافی باقی المصاریع او الابیات فان فرض ہناک دورتان فصاعداً انفرض المجزو مما لا کلام فی صحتہ وان فرض ہناک دورۃ واحدۃ وکان الملتزم فیہ بیتاً فکذلک ایضاً وان کان مصرعاً فلا بد وان یکون غیر الاصلے مصرعین متحدی القافیۃ فصاعداً کما ہو المقرر فی محلہ من عدم کون المسمط الا مثلثاً او مربعاً فما فوق لا مثنے فیصح فرض المجزو ایضاً غایۃ ما فی الباب عدم صدق المثمن علے المصرع الملتزم فیہ ولکن فرض ذلک المصرع مجزوا یکفی لاتمام المطلوب مع ان المسمط علی عرف بعض الفحول ابیات یجمعہا قافیۃ واحدۃ مخالفۃ لقوافی الابیات کما فی قول الذیل ؎

وستلئم کشفت بالرمح ذیلہ ۔۔۔ اقمت بعضب ذی سفاسق میلہ
فجعت بہ فی ملتقی الحی خیلہ ۔۔۔ ترکت عتاق الطیر تحجل حولہ

کان علی اثوابہ نضح جریال

الا ان یلتزم ان المسمط ہی المصاریع المتحدۃ القافیۃ المخالفۃ لقوافی سائر المصاریع ولا یطلق علے اثنین منہا لفظ البیت وانت خبیر بانہ بعد تسلیمہ لا یضر بفرض المجزو کما مر ولعل ہنا نکتۃ لم اعثر علیہا واللہ تعالے اعلم ۱۲

سببون کے درمیان واقع کرکے رمل مثمن کا استخراج کیا جاسے بعدازان ہزج کے ایک رکن مین سے سبب خفیف ساقط کیا جاسے اور بحر طویل کا استخراج کیا جاسے جیسے مفاعی مفاعیلن آہ ۔ اور اسی طرح حذف اجزاء ثمانیہ (لن) کے بعد بحر متقارب کا استخراج کیا جاسے جیسے مفاعی مفاعی اہ بعدازان طویل کے لیے ایک دائرہ مقرر کیا جاسے اور اُس سے تین بحرون کا استخراج کیا جاسے اول مدید دوم بسیط سوم بحر مجہول جسکی اعیلن سے ابتدا کیجاتی ہو اور فاعیلن ف عولن م فاعیلن ف عولن م باقی رہتا ہو اور مفعولات مفعول مفعولات مفعول کی طرف راجع ہوتا ہو اور اُس سے استخراج کا دوسرا طریقہ بھی ممکن ہو جس سے عولن کا مبدا قرار دیا اور وتد مجموعی کا وتد مفروقی کے ساتھ متبدل کرنا مراد ہی جیسے عولن فام عیلن ف عولن فام عیلن ف جو مفعولات مفعول دوبار کی طرف منقول ہوتا ہی بعدازان بحر مذکور کو رحلم بنایا جاسے جس سے مفعول آخر کے وتد مفروق کا ساقط کرنا مراد ہو اس صورت مین اُس کا وزن مفعولات مفعولف عولا تمف قرار پاتا ہو اور مفعولات مستفعلن مستفعلن کی طرف راجع ہوتا ہو جو بحر مقتضب ہو بعدازان اُسکے ادارت کیجاسے جس سے دائرہ مشتبہہ پیدا ہوتا ہو پس اُس سے بحور ستہ کا استخراج کیا جاسے اور بحر ثالث کا اس وزن بھی استخراج کرنا ممکن ہو مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن جو مقلوب طویل ہو اور فی الجملہ مستعمل بھی ہو اگرچہ خلیل نے اُسکو چھوڑ دیا ہو چنانچہ امراء القیس سے اس وزن پر چند شعر نقل کیے گئے ہین منجملہ اُسکے ابیات ذیل ہین ؎

الا یا عین فابکی	علے فقدی لملکی
والا فی لما بی	بالاحید وجہد
تخلیت بلادا	وضیعیت تلادا

وقد کنت قدیما　　اخا عزۃ ومجد

و ہر رستیکہ بودیم از زمانہ قدیم　　لابس عزت و بزرگی

بعد ازان اُسکے اول مین خرم اور آخر مین حذف جاری کیا جاے جسکا وزن فاعیلن ف عولن مفاعی لن فعو باقی رہتا ہی اور مفعولات مستفعلن مستفعلن کیطرف راجع ہوتا ہی جو بحر مقتضب ہی بعد ازان اُسکا دائرہ بنایا جاے جو عین دائرہ مشتبہہ ہوگا یہ طریقہ صناعت عروض کے ساتھ زیادہ مرتبط اور چسپان ہی اسلیے کہ یہ طریقہ ایک ہی وتد مفروق پر مشتمل ہی جس سے فاعیلن ف کا لُن ف مراد ہی اور طریقہ اولے مین یہ امر نہین ہی اسلیے کہ وہ دو وتدون پر مشتمل ہی جس سے مفعولات اور عولاتمف کالات مراد ہی جیسا کہ بعد تامل معلوم ہوتا ہی اور طریقہ اولے فقط اسلیے بیان کیا گیا کہ اُس مین ایک ہی مقام پر تصرف کیا جاتا ہی جس سے اُسکے جزو اخیر (مفعول) کا اصلم کرنا مقصود ہی۔ اور بحر مجوزکے ابیات مین اشعار ذیل مفروض ہو سکتے ہین ؎

ان المرد فی اکثر الاحوال مرتاع　　لیت المرء لم یدخل الدنیا فما ارتاع

ان العیش عیش الصبا ولیس عیش　　یہی المرء عما البرم ذو ارتاع

تنبیہ ترک تصریع کی صورت مین اس بحر کے اشعار کی عروض مکسوف اور ضرب موقوف ہوگی اور صورت تصریع مین عروض وضرب دونون موقوف ہونگے۔

اور منجملہ اُسکی ابیات کے شعر ذیل ہی ؎

باللمرء فی عیشہ من راحۃ　　انی واللیالی تربہ ما ترے

جسکی عروض (تن) اور ضرب (ری) اصلم ہی اور بواسطہ خرم وحذف اس بیت کو طریق دوم سے بھی فرض کرسکتے ہین وہو واضح۔

امر سوم قافیہ وروی کے بیان مین اہل عروض نے تعریف قافیہ مین اختلاف کیا ہی پس خلیل کے نزدیک قافیہ اُن حروف وحرکات کے مجموعہ کو

٦٦

کہتے ہین جو بیت کے حرف اخیر سے ماقبل اخیر کے ساکن اور ماقبل ساکن کے متحرک تک واقع ہون جیسے قول شاعر اقل اللوم عاذل والعتابا مین لفظ **تابا** اور **اخفش** کے نزدیک قافیہ سے وہ پورا کلمہ مراد ہی جو آخر بیت مین واقع ہو جیسے قول مذکور مین لفظ عتابا اور **ابو علی قطرب** اور ابو العباس ثعلب کے نزدیک قافیہ سے نفس روی مراد ہی جسکا ذکر آئندہ آئیگا انشاء اللہ اور **بعض عروضیین** کے نزدیک قافیہ سے نفس بیت اور **بعض آخر** کے نزدیک اُس سے نفس قصیدہ مراد ہی اور **اس قول** کا داخل مجاز کرنا اور اُس کا اطلاق لازم بر ملزوم اور تسمیۂ مجموع بالبعض کے قبیل سے شمار کرنا سزاوار ہی جیسے قصیدۂ جویدرہ پر کلمہ حویدرہ کا اطلاق کرنا اور مجموع اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پر کلمۂ شہادت کا اطلاق کرنا اور قول باری تعالیٰ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم مین کلمہ سے مجموع اتخذ اللہ ولدًا کا مراد ہونا اور اسیطرح قول حق تعالیٰ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین مین کلمہ سے انہم لہم المنصورون و ان جندنا لہم الغالبون کا مراد ہونا اور اسیطرح قول حق سبحانہ و تعالیٰ حقت کلمۃ ربک علی الذین کفروا مین کلمہ سے انہم اصحاب النار کا مراد ہونا اور اگر **قول** مذکور کا مجاز پر حمل نہ کیا جاسے تو لازم آتا ہی کہ قافیۂ بیت یا قافیہ قصیدہ کہنا صحیح نہو اسلیے کہ اس تقدیر پر اضافۃ الشئی الی نفسہ لازم آئیگی۔ اور **قافیہ** کو قافیہ اسلیے کہتے ہین کہ وہ نظم بیت کی تبعیت کرتا ہی کیونکہ وہ (قافیہ) قفوت اثرہ سے ماخوذ ہی۔

یعنی اتبعتہ یعنی تبعتی ۱۲

اقوال مذکورہ مین سے قول خلیل کا اختیار کرنا اقرب بصواب ہی اسلیے کہ وہ علوم ادب کے جملہ انواع پر نقل و تصرف اور استخراج و اختراع کے اعتبار سے یا حُسنِ وجوہ مطلع تھا اور اسباب مین اُسنے ہر ایک امر کی کما ینبغی مراعات کی ہے

پس جو نکہ رائے خلیل کی بنا پر قافیہ کا دو ساکنون پر مشتمل ہونا ضرور ہی لہذا اُسکی پانچ قسمین مقرر کی گئین **قسم اول مترادف** اور اُس سے وہ قافیہ مراد ہی جسکے دونون ساکن مجتمع ہون جیسے ؎

کما فی فاعلان ۱۲

ہذہ دارہم اقفرت | امر زبور محتہا الدہور

قسم دوم متواتر اور اُس سے وہ قافیہ مراد ہی جسکے دونون ساکنون مین ایک حرف متحرک واقع ہو جیسے ؎ لمحررہ

کما فی فعولن

سود کم قد خالطتہا حشاشتی | کنفحۃ زہر خالطت ورق الزہر

قسم سوم متدارک اور اُس سے وہ قافیہ مراد ہی جسکے دونون ساکنون مین دو حرف متحرک واقع ہون جیسے ؎ لمحررہ

کما فی مفاعلن ۱۲

کتمت فابدی السقم خوف مراقب | جوی فی الحشا من حب غید اوانہ

قسم چہارم متراکب اور اُس سے وہ قافیہ مراد ہی جسکے دونون ساکنون مین تین حرف متحرک واقع ہون جیسے ؎ لمحررہ

کما فی فعلن ۱۲

لا غرو ان نفر الفرار من جبن | ان الارنب اتی من نافر الابل

قسم پنجم متکاوس اور اُس سے وہ قافیہ مراد ہی جسکے دونون ساکنون مین چار حرف متحرک واقع ہون جیسے ؎

وثقل منع خیر طلب | وعجل منع خیر تودہ

اور ان دونون ساکنون مین چار متحرکون سے زائد واقع نہین ہوا۔

تنبیہ اس مقام پر قافیہ مین جو کلام کیا گیا وہ ایک وجہ خاص پر مبنی ہی جو آخر مبحث مین مذکور ہوگی۔ پس **مترادف** کے لیے سترہ مقام ہین۔ (ا ب) فاعلان جو فاعلاتن کا مقصور اور مفعولات کا مطوی موقوف ہی (ج د) مستفعلان جو مستفعلن کا مذال اور متفاعلن کا مضمر مذال ہی (ہ و) مفاعلان جو مستفعلن کا مخبون مذال اور متفاعلن کا

موقوص مذال ہو (ح) مفتعلان جو مستفعلن کا مطوی مذال و متفاعلن کا مخزول مذال ہو (ط) فعلتان جو مستفعلن کا مخبول ہو۔ (ی) متفاعلان جو متفاعلن کا مذال ہو (یا) فاعلیان جو فاعلاتن کا مسبغ ہو (یب) فعلیان جو مخبون فاعلاتن کا مسبغ ہو (یج) فعلان جو مخبون فاعلن کا مذال ہو (ید) مفعولان جو مفعولات کا موقوف ہو

یہ۔ یو

فعولان جو مفاعیلن کا مقصور ہو اور اخفش کے نزدیک بحر طویل کی ضرب رابع میں واقع ہوتا ہو اور موقوف مفعولات کا مخبون ہو اور اُس کے علاوہ باقی میں جاری ہوتا ہو۔

(یز) فعول جو فعولن کا مقصور ہو۔

اور متواتر کے لیے اکیس مقام ہیں۔

(۱) مفاعیلن (۲) فاعلاتن (۳) فعلاتن جو فاعلاتن کا مخبون ہو (۴) مفعولن جو مقطوع مستفعلن ہے (۵) مفعولن جو متفاعلن کا مضمر مقطوع ہو (۶) مفعولن جو مفعولات کا مکسوف ہو (۷) مفعولن جو فاعلاتن کا مشعث ہو (۸) فعولن سالم (۹) فعولن جو مفاعیلن کا محذوف ہو (۱۰) فعولن جو مستفعلن کا مخبون مقطوع ہو (۱۱) فعولن جو مقطوف مفاعلتن ہو (۱۲) فعولن جو مفعولات کا مخبون مکسوف ہو یا فعولن جو مخبون مس تفع لن (مقطوع) کا مقصور ہو (۱۳) فعلن جو مقطوع فاعلن ہو (۱۴) فعلن جو ابتر فاعلاتن ہو۔ (۱۵) فعلن جو متفاعلن کا احذ مضمر ہو (۱۶) فعلن جو مفعولات کا اصلم ہو (۱۷) فعولن فع میں فع جو ابتر فعولن ہو۔ (۱۸) متفاعلاتن (مرفل متفاعلن) اور اُس کے فروع ثلمۃ میں سے اور فروع ثلمۃ سے (۱۹) مستفعلاتن مضمر مرفل (۲۰) مفاعلاتن موقوص مرفل (۲۱) مفتعلاتن (مخزول مرفل) مراد ہیں

اور متدارک کے لیے گیارہ مقام ہین -(۱) متفاعلن سالم (۲) مستفعلن سالم (۳) مستفعلن مضمر (۴) مفاعلن جو مخبون مستفعلن ہو (۵) مفاعلن جو مقبوض مفاعیلن ہو (۶) مفاعلن جو موقوص متفاعلن ہو (۷) مفاعلن جو معقول مفاعلتن ہو (۸) فاعلن سالم (۹) فاعلن جو محذوف فاعلاتن ہو (۱۰) فعل جو فعولن کا محذوف ہو اور فعولن فعل مین واقع ہوتا ہے (۱۱) فع جو فعول فع مین اُس شخص کے نزدیک واقع ہوتا ہو جو قبض فعولن کو قبل فع تجویز کرتا ہو-

اور متراکب کے لیے آٹھ مقام ہین-

(۱) مفاعلتن (۲) مفتعلن جو مطوی مستفعلن ہو (۳) مفتعلن جو مخزول متفاعلن ہو (۴) فعلن جو فاعلاتن کا مخبون محذوف ہو (۵) فعلن جو مخبون فاعلن ہو (۶) فعلن جو احذ متفاعلن ہو (۷) فعلن جو مفعولات کا مخبول مکسوف ہو (۸) فعل جو فعول فعل مین واقع ہوتا ہو-

جسکے ماقبل ساکن ہو ۱۲

اور متکاوس کے لیے فقط ایک مقام ہو اور اُس سے وہ فعلتن مراد ہو جسکا ماقبل ساکن ہو-

پس یہ اٹھاون مقام ہین جنمین قافیہ کے انواع خمسہ واقع ہوتے ہین اور بعد تفتیش انپر زیادتی بھی ممکن ہو-

تنبیہ قافیہ چونکہ حرف روی پر مشتمل ہو لہذا اُسکی تین طرح تقسیم کیجاتی ہو اول باعتبار روی دوم باعتبار ماقبل روی سوم باعتبار مابعد روی پس قافیہ کی روی کے اعتبار سے دو قسمین ہین اول مطلقہ دوم مقیدہ اور ماقبل روی کے اعتبار سے تین قسمین ہین اول مردفہ دوم موسسہ سوم مجردہ -

اور مابعد روی کے اعتبار سے دو قسمین ہین اول موصولہ من غیر خروج دوم موصولہ مع الخروج -

اور اعتبار اخیر اُس (قافیہ) کو فقط باعتبارِ اطلاق لاحق ہوتا ہے۔

روی سے حروف قافیہ کا حرفِ آخر مراد ہے اور اُس سے کئی چیزین مستثنی ہین جنکو وصل کہتے ہین اور روی نہین کہتے۔ **اوّل** تنوین **دوم** بدل تنوین **سوم** حرف اشباعی جو بیان حرکت کے لیے مجلوب ہو جیسے المنزلا۔ المنزلو۔ المنزلی **چہارم** وہ حرف جو بیان حرکت کیلیے مجلوب ہونے مین حرفِ اشباعی کا قائم مقام ہو جیسے کتابیہ۔ حسابیہ کی ہا **پنجم** وہ حرف جو حرف اشباعی کے مشابہ ہو جیسے ضمیر تثنیہ کا الف اور ضمیر جمع کی واو اور ضمیر مؤنث کی یا اور انتما۔ ضربتما۔ منکما کا الف اور انتمو۔ ضربتمو۔ منکمو۔ منہمو کی واو کا الف ضربا اور واو ضربوا سے الحاق کیا جاتا ہے **ششم** وہ حرف جو قائم مقام اشباعی کے مشابہ ہو جیسے ہا تانیث اور ہا ضمیر درصورتیکہ اُن دونون کا ماقبل متحرک ہو مثل طلحۃ۔ حمزۃ۔ اور مثل علامہ۔ ضربہ۔ بس ان اشیاء ستہ مین سے ہر ایک کو وصل کہتے ہین اور روی نہین کہتے جیسا کہ مذکور ہوا۔

اور بعض اوقات اثناء قصائد مین الف اور واو اصلی (جیسے سری یسری و یسیری) اور ہاء اصلی (جیسے اشبہ اور اعمہ) پر علی سبیل التوسع حروف اشباعیہ او قائم مقام اشباعیہ کا حکم جاری ہوتا ہے۔

قافیہ مقیدہ سے وہ قافیہ مراد ہے جسکے روی ساکن ہو جیسے وقاتم الاعماق خاوی المخترق

اور روی مقید کے ماقبل کی حرکت کو توجیہ کہتے ہین۔

قافیہ مطلقہ سے وہ قافیہ مراد ہے جسکی روی متحرک ہو جیسے قفا نبک من ذکری حبیب و منزل۔

اور حرکت روی کو مجری کہتے ہین۔

۷۱

قافیۂ مردفہ سے وہ قافیہ مراد ہے جسکی روی کے قبل حرفِ علت ہو خواہ مدہ ہو جیسے عماد ۔ عمود ۔ عمید یا غیر مدہ ہو جیسے قول ۔ قیل اور اُس (حرف علت) کو ردف کہتے ہین اور ماقبل ردف کی حرکت کو حذو کہتے ہین اور ردف بالالف کے ساتھ کسی دوسری ردف کا جمع کرنا صحیح نہین ہے ۔ البتہ واو اور یا مین جمع کرنا معیوب نہین ہے ۔ اور واو و یا مدہ کے ساتھ غیر مدہ کا جمع کرنا بھی صحیح نہین ہے ۔

قافیۂ مؤسسہ سے وہ قافیہ مراد ہے جسکی روی کے قبل ایک حرف کے فاصلے سے الف واقع ہو اور روی اور اُس الف کا منجملہ کلمۂ واحدہ ہونا لازم ہے جیسے عابد ۔ اور اگر روی اور الف مذکور دو کلمون مین واقع ہون تو اسکے لحق بتاسیس کرنے اور نکرنے مین اختیار حاصل ہوگا ۔ البتہ اگر وہ دونون کلمہ واحدہ کے قائم مقام ہون جسکے وجہ علم نحو سے معلوم ہوسکتی ہے تو اُسکا تاسیس کے ساتھ ملحق کرنا سزاوار ہوگا اور الف مذکور کو تاسیس کہتے ہین اور ماقبل تاسیس کے فتحہ کو رس کہتے ہین اور جو حرف کہ الف تاسیس اور روی کے درمیان واقع ہوتا ہے اُسکو دخیل کہتے ہین اور حرکتِ دخیل کو اشباع کہتے ہین

قافیۂ مجردہ سے وہ قافیہ مراد ہے جسکی روی کے قبل ردف اور تاسیس واقع نہون ۔

قافیۂ موصولہ من غیر خروج سے وہ قافیہ مراد ہے جسکی روی کے بعد ایک حرف واقع ہو جیسے منزلا ۔ منزلو ۔ منزلی ۔ منزلہ (جسکی ہاء ہوز ساکن ہے اور اُسکا ماقبل متحرک ہے) اور حرف مذکور کو وصل کہتے ہین ۔

قافیۂ موصولہ مع الخروج سے وہ قافیہ مراد ہے جسکی روی کے بعد ہاء متحرکہ اور حرف اشباعی واقع ہو جیسے منزلہا ۔ منزلہو ۔ منزلہی ۔ اور اس حرف اشباعی کو

خروج کہتے ہین اور ہاء وصل کی حرکت کو نفاذ کہتے ہین پس اقسام پنجگانہ کے علاوہ قافیہ کی نو قسمین ہوتی ہین۔

اول مجرد جیسے منزل دوم مردف جیسے عماد۔عمود۔عمید۔قول۔قیل سوم مؤسس جیسے عامد بعد ازان ان اقسام ثلثہ مین کبھی تقئید واقع ہوتی ہے جس سے اواخر ابیات کا ساکن اور غیر مجری ہونا مراد ہو اور کبھی اُن مین وصل بلا خروج ہوتا ہے جس سے اواخر ابیات کا متحرک مع الالحاق ہونا مراد ہو اور الحاق سے روی متحرک کے بعد الف یا واو یا یاے مدہ یا ہاء ساکنہ کا واقع ہونا مراد ہے جیسے مجردہ مین منزلا۔منزلو۔منزلی۔منزلہ۔منزلہ۔منزلہ۔اور قافیہ مردفہ مین عمادا۔عمادو۔عمادے۔عمادہ اور اسی پر ردف بالواو اور روف بالیاء کا بھی قیاس کرنا چاہیے جیسے عمود۔عمید۔قول۔قیل۔اور قافیۂ موسسہ مین عامدا۔عامدو۔عامدی۔عامدہ اور کبھی اُن مین وصل مع الخروج واقع ہوتا ہے جیسے قافیۂ مجردہ مین منزلہا۔منزلہو۔منزلہی۔اور قافیۂ مردفہ مین عمودہا عمیدہا۔قولہا۔قیلوا۔عمادہو۔عمادہی۔اور قافیۂ موسسہ مین عامدہا۔عامدہ۔عامدہی

تنبیہ مُصنف کہتے ہین کہ قافیہ کے اقسام مذکورہ مین اُس (قافیہ) کا معنی مشہور پر محمول کرنا لازم ہے جس سے بیت کا حرف آخر مراد ہے ورنہ ہمارے قول ذیل کے امثال مین قافیہ کا قافیہ کہنا صحیح نہو گا ؎

حاشا تنکر قدری ایہا الزمن — بغیاء تو غر صدری ایہا الزمن
انا یہمک شئی غیر غدرک بے — ماذا استفدت بغدری ایہا الزمن
قل لی الیٰ کم اری الاحداث ترشقنی — قد عیل صبری اتدری ایہا الزمن
ارے بدور الاقوام طلعن لہم — الا طلوع لبدر ہی ایہا الزمن

حاشیہ ۷
…ی ہے جو کہ شعر مین تکرار کرنا لازم ہوتا ہے مصنف نے عربیت مین اس مین علماء عجم کی پیروی کی ہے ۱۲

عیوب قافیہ

چونکہ شعر سے وزن کا حاصل ہونا مقصود ہی اور حصول وزن مین تناسب صوت مطلوب ہی اور جملہ امور کا حُسن و قبح اُنکے خاتمے پر موقوف ہوتا ہی لہذا قوافی اشعار مین مزیدِ تناسب کا لحاظ کرنا سزاوار ہوا اسلیے کہ قصیدہ یا قطعہ کا قافیہ بر خاتمہ ہوتا ہی جارِ علیہ قوافیِ اشعار مین کئی امر ون سے احتراز کرنا لازم ہوا۔

اوّل غلو جس سے روی مقید (ساکن) کا متحرک کرنا مراد ہی جیسے وقاتم الاعماق خاوی المخترقن۔

دوم تعدّی جس سے وصل کے ہا (ساکن) کا متحرک کرنا مراد ہی جیسے تنقش الجبل بالا تغزو لہو۔

سوم اقوا جس سے وصل کا رفع و جر مین مختلف کرنا مراد ہی جیسے منزلو کے ساتھ منزلی کا نظم کرنا

چہارم اصراف جس سے منصوب کے ساتھ مرفوع یا مجرور کا جمع کرنا مراد ہی جیسے منزلا کا منزلو یا منزلی کے ساتھ جمع کرنا اور بہ نسبت اقوا کے اصراف زیادہ معیوب ہی جیسے ردف مین واو کا یاء کے ساتھ مجتمع ہونا اور واو یا یاء کا الف کے ساتھ مجتمع نہونا متنبہ کرتا ہی۔

پنجم سناد جس مین امور ذیل داخل ہین۔ **پہلا امر اختلاف توجیہ** جس سے قافیہ مقیدہ مین ماقبل روی کے حرکت کا (جسکو توجیہ کہتے ہین) مخالف کرنا مراد ہی جیسے حُرم مضموم الراد کا غیر مضموم الراد کے ساتھ جمع کرنا اور **بعض** عروضیین نے اختلاف توجیہ کو داخل عیب نہین کیا ہی اسلیے کہ اشعار مین وہ بکثرت وارد ہے

۴۷

لکن اُسکا داخل عیب کرنا اقرب بصواب ہو۔ دوسرا امر اختلاف اشباع جس سے حرکت دخیل کا مختلف کرنا مراد ہو جیسے کامِل مکسور المیم کا تکامُل غیر مکسور المیم کے ساتھ جمع کرنا تیسرا امر تجرید وردف کا باہم جمع کرنا جیسے تعصہ کا توصہ کے ساتھ نظم کرنا چوتھا امر تجرید کا تاسیس کے ساتھ جمع کرنا جیسے منزِل اور منازِل پانچوان امر اختلافِ حذو جس سے ردف بالمد کا مروف بغیر المد کے ساتھ جمع کرنا مراد ہو جیسے قُول مضموم القاف کا قَول مفتوح القاف کے ساتھ جمع کرنا۔

ششم اختلاف رویین اور اُسکے دو قسمین ہین **پہلی قسم** اکفاء ہو جس سے دو حرف متقارب المخرج کا جمع کرنا مراد ہو جیسے کرب اور کرم **دوسری قسم** اجارہ ہو جس سے دو حرف متباعد المخرج کا جمع کرنا مراد ہو جیسے کرب اور کرخ اور بہ نسبت اکفاء کے اجارہ زیادہ معیوب ہو اسلیے کہ اُس (اجارہ) مین تفاوت بیشتر ہو۔

ہفتم ایطاء جس سے قصیدہ مین کلمۂ روی کا بدون تغیر لفظ و معنی اعادہ کرنا مراد ہو جیسے رجل رجل اور اُسکے داخل ایطاء ہونے پر جملہ عروضیین نے اتفاق کیا ہو۔ **البتہ** رجل اور الرجل کے داخل ایطاء ہونے مین اختلاف کیا ہے پس بعض عروضیین نے اُسکو داخل ایطاء نہین کیا اسلیے کہ معرف باللام اور منکر مین تغائر موجود ہو۔

ایطاء کا تقارب کلمتین کی صورت مین معیوب ہونا واضح ہو لکن قصیدۂ طویلہ مین تباعد مسافت کی وجہ سے اُسکا عیب باقی نہین رہتا ہو خصوصاً جبکہ ایک کلمہ کا ایک فن مین اور دوسرے کلمہ کا دوسرے فن مین استعمال کیا جائے

تنبیہ عروضیین نے دو امر ونکو منجملہ عیوب کے شمار کیا ہو **امر اول** اقعاد جس سے عروض مین ایسے تغیر کا حادث کرنا مراد ہو جو اُس مقام پر معتاد نہو جیسے ؎

جزی اللہ عنا عبس آل بغیض   جزاء الکلاب العادیات و قد فعل

اس شعر کے عروض محذوف (فعولن) ہر جو بحر طویل مین معتاد نہین ہر اسلیے کہ غیر مصرع مین اُسکی عروض ہمیشہ مقبوض (مفاعلن) ہوتی ہر- اور اسیطرح شعر ذیل سے

افبعد مقتل مالک بن زہیر　　ترجو النساء عواقب الاطہار

کی عروض مقطوع جو بحر کامل مین معتاد نہین ہر- اس عیب کا عروض یا شعر کے عیوب مین داخل کرنا ظاہر تر ہر اگرچہ اس (عیب) کو عیوب قافیہ مین بھی داخل کر سکتے ہین جس سے ردف بالالف کا ردف بالیاء کے ساتھ جمع کرنا مراد ہر اسلیے کہ محل عروض مین بواسطہ تصریع اُس (قافیہ) کی صلاحیت حاصل ہر-

امر دوم تضمین جس سے آخر بیت کے معنی کا مابعد کی بیت کے اول سے متعلق ہونا مراد ہر جیسے قول ذیل سے

وسائل تمیما بنا والرباب　　وسائل ہوازن عنا اذا ما
بقینا ہم کیف تعلوہم　　ببیض تفلق بیضا وہاما

مین شاعر نے اذا ما کو بقینا ہم سے متعلق کیا ہر- اس عیب کا عیوب قافیہ مین شمار کرنا درست نہین ہر اسلیے کہ تضمین مذکور معنی سے مرتبط ہر اور تقفیہ کا لفظون سے تعلق ہوتا ہر پس اُس کا عیوب قافیہ مین داخل کرنا بہر حال باطل ہر- اور جسطرح کہ مراعات تناسب مین نقصان کرنا داخل عیب ہر اسی طرح اُس مین زیادتی کرنا داخل فضیلت ہر بنا بر علیہ قافیہ مردفہ مین ردف بالیاء یا ردف بالواو کا التزام کرنا داخل فضیلت ہوگا اور اسیطرح دخیل مین کسی حرف معین کا التزام کرنا داخل فضیلت ہوگا اور ان دونون مین سے ہر ایک کو اعنات اور لزوم مالا یلزم کہتے ہین-

تنبیہ قافیہ کے اغلب عیوب مین بعض طرق ایسے ہوتے ہین جو اُس (عیب) کو

معرضِ حسن مین ظاہر کردیتے ہین مثلاً اختلاف توجیہ مین کسی ترتیب کا التزام لیا جاے جیسے اولاً اُسکا مضموم کرنا اور ثانیاً اُسکا مکسور کرنا اور ثالثاً اُسکا مفتوح کرنا بعد ازان آخرِ قصیدہ تک اسی ترتیب کے مراعات کرنا یا اختلاف اشباع وغیرہ مین بطورِ سابق التزام کیا جاے جس طرح کہ خلیل نے اشعارِ ذیل مین تضمین کا التزام کیا ہے جس سے اُسمین حسن پیدا ہو گیا ہے ؎

یا ذا الذی فی الحب یلحی اما	واللہ لو حملت منہ کما
حملت من حب شدید لما	لمت علی الحب فدعنی وما
اطلب انی لست ادری بما	اصبت الا انتنی بینما
انا بباب القصر فی بعض ما	اطلب من قصرہم اذ رمی
شبہ غزال بسہام فما	اخطأہ سہماہ ولکنما
عیناہ سہمان لہ کلما	اراد قتلی بہما سلما

اور اسی طرح اختلاف وصل مین وہ قطعہ ہے جسکو اصمعی نے ایک اعرابی سے نقل کیا ہے جو کسی جنگل مین نماز پڑھتا تھا اور کہتا جاتا تھا ؎

اتنعم اولاد المجوس وقد عصوا	وتترک شیخا من سراۃ تمیم
فان یکسنی ربی قمیصا وجبۃ	اصلی صلوتی کلہا وصوم
وان دام ہذا العیش یا رب ہکذا	ترکت صلوۃ الخمس غیر ملوم
اما تستحی یا رب قد قمت قائما	انا جنبک عریانا وانت کریم

پس نظرِ انصاف ملاحظہ ہو کہ ان اشعار مین اعرابی نے شوکت عیب کو کس لطف کے ساتھ منکشف کیا ہے واللہ اعلم

الحمد للہ والمنۃ لہ فن قافیہ کا ترجمہ بھی ختم ہوا ولہ الحمد فی المبدء والختام والصلوۃ والسلام علی اشرف الانام وآلہ البررۃ الکرام ماہمر غمام وہدر حمام